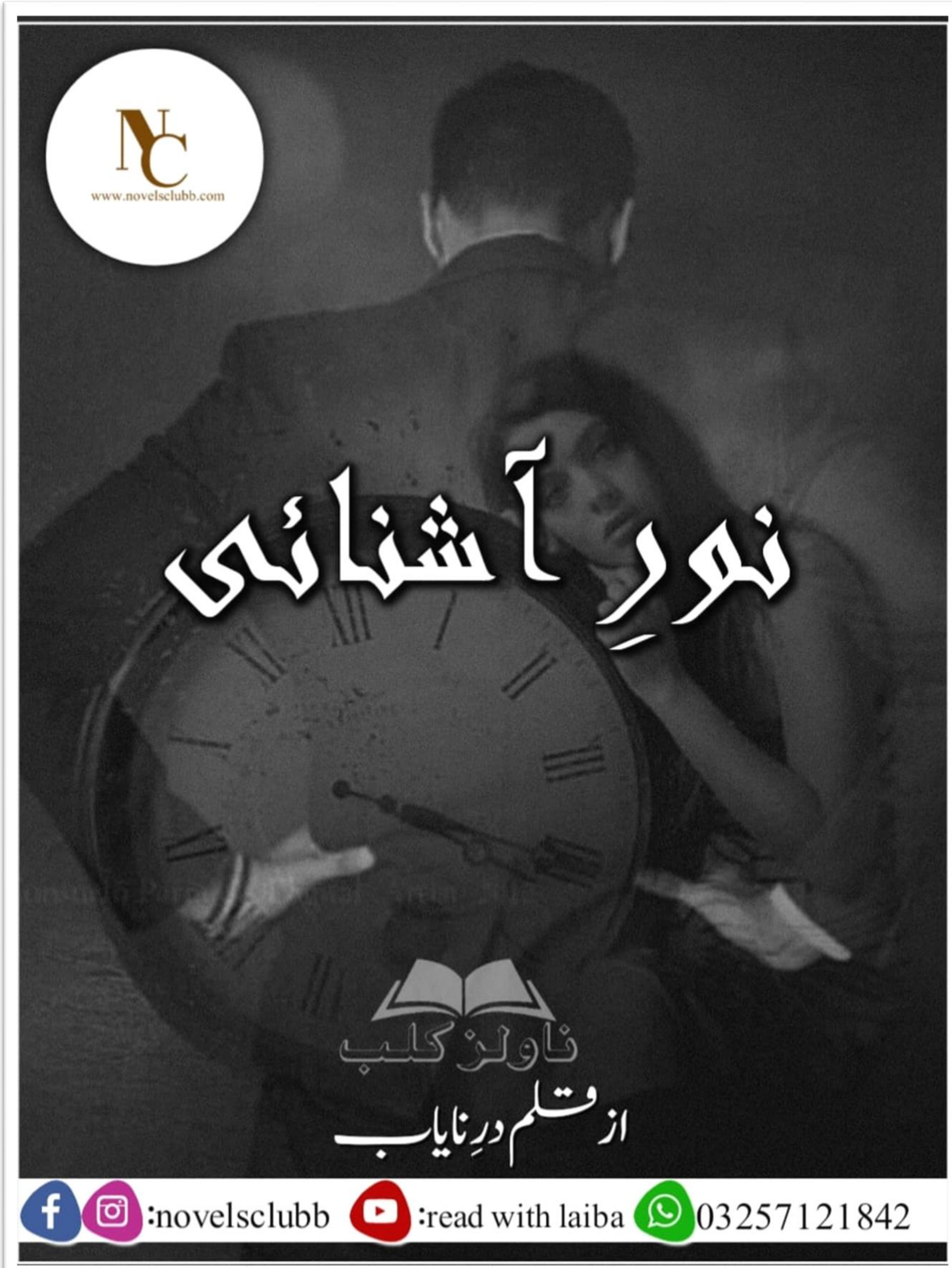
www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

Episode no: 8

جو تُو نے اللہ سے لَو لگائی

تو دل میں خوفِ زوال کیسا

کہ جس کی کشتی کو تھام لے وہ

تو ڈوبنے کا خیال کیسا

(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک انتہائی خوفناک سرد رات تھی۔ ہر چیز منظر کو پراسرار بنا رہی تھی۔ گہری سیاہ چادر اوڑھے آسمان پر بادل اپنے پورے زور و شور سے گرج اور چمک رہے تھے جیسے کوئی شدت سے اپنے غصے کا اظہار کر رہا ہو۔ تڑاتڑ بارش اس کالی سیاہ سڑک پر یوں برس رہی تھی جیسے اس سیاہ آسمان سے پانی کی نہیں پتھروں کی بارش ہو رہی ہو۔ یہ سب آوازیں کانوں کو پھاڑ دینے کی حد تک تیز تھیں "ناقابِل برداشت" اور آسمان پر چمکتی وہ بجلی آنکھوں کو چندھیا دینے والی

تھی جو دفعتاً اس تاریکی بھرے ماحول کو اس قدر روشن کر دیتی جیسے دن کا سماں ہو اور پھر سے وہی تاریکی ماحول کا حصہ بن جاتی۔ اس قدر خوفناک ماحول میں ایک ہانپتا کانپتا وجود سفید لباس میں ملبوس اس سنسان و ویران سیاہ سڑک پر (جس کے دونوں اطراف میں گھرے گھنے جنگلات تھے جو اس تاریکی میں اسی کا حصہ لگ رہے تھے) انتہائی تیزی سے آگے ہی آگے بھاگتا جا رہا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔ کسی احساس کے تحت ایک پل کو اس بھاگتے وجود کے قدم رکے۔ اس نے آہستگی سے اپنی گردن موڑی۔ اس کی سہمی ہوئی نظریں چاروں اطراف میں گھوم رہی تھیں۔ اس سیاہ اور ویران سڑک پر دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، اپنے پیچھے کسی کو نہ پا کر اس نے بے اختیار ایک لمبا سانس خارج کیا۔ بارش ابھی بھی اسی تیزی سے برس رہی تھی۔ سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے اس وجود نے اپنے قدم بائیں جانب بڑھائے اور ایک درخت کے نیچے جا کھڑا ہوا، اپنا بایاں ہاتھ اس درخت پر اور دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر لمبے لمبے سانس خارج کرنے لگا۔ اس کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑک رہا تھا۔ خوف اور سردی سے اس کے ہونٹ سفید پڑ گئے تھے اور انتہائی تیزی سے کپکپا رہے تھے۔ ابھی اسے اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بمشکل دو ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک خوفناک اور مانوس سی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ اسی پل بادل زور سے گرجے اور اسے لگا آج اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔ اس نے اپنی آنکھیں پوری قوت سے بھینچ لیں لیکن وہ مانوس آواز اس تاریکی بھرے ماحول میں ایک بار پھر گونجی۔ یہ آواز ایک بھیڑیے کی آواز تھی اور اس بار یہ وجود سانس لینا بھی بھول گیا۔ آواز انتہائی قریب سے آئی تھی اس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور خوف سے لرزتے وجود پر قابو پاتے ہوئے دائیں طرف گردن گھمائی اسی پل سیاہ آسمان پر بجلی پورے آب و تاب سے چمکی اور تاریکی بھرا ماحول روشن دن میں بدل گیا، اب ہر چیز واضح تھی۔ وہ بھیڑیا نما جانور جو اصل میں بھیڑیا نہیں تھا اس سے چند فٹ کے فاصلے پر کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے لمبے نوکیلے دانتوں سے خون ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی کسی کا شکار کیا ہو اور اب اس کا اگلا شکار سامنے سفید کپڑوں میں ملبوس یہ وجود ہو۔ یہ وہی جانور تھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اتنے قریب سے اس خوفناک جانور کو دیکھنے کے بعد اس کے منہ سے ایک دلدوز چیخ نکلی۔ اب ماحول میں مکمل تاریکی تھی لیکن بادلوں کی گرج چمک ویسی ہی تھی۔ وہ وجود پلٹا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے اپنے دائیں طرف موجود جنگل کی جانب بھاگنے لگا یہ دیکھ کر وہ بھیڑیا بھی اس کے پیچھے لپکا۔ وہ وجود اپنی پوری قوت سے بھاگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہا تھا آج اسے اپنا بچ پانا مشکل لگ رہا تھا۔ درختوں کے جھنڈ میں بھاگتے ہوئے اس نے ایک پل کے لیے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا، وہ بھیڑیا انتہائی تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس نے خوف سے اپنی گردن واپس موڑی تو یکا یک اس کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا۔۔۔ بھاگتے وجود کا توازن بگڑا۔۔۔ اور وہ منہ کے بل سامنے درخت کے پاس جا گرا۔ حواس بحال ہوتے ہی اس نے جلدی سے اپنا چہرہ اٹھا کر پیچھے دیکھا لیکن اب۔۔۔ کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ آخری چند فٹ کا فاصلہ بھی ایک سیکنڈ میں طے کر لیا گیا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پورا جنگل دلخراش چیخوں سے لرز اٹھا۔

وہ ایک جھٹکے سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ اس کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا، دھڑکنیں بے قابو اور سانسیں اکھڑی ہوئی تھیں۔

کمرے میں گہری خاموشی چھائی تھی۔ باہر کی فضا میں اپریل کی گھٹن زدہ گرمی بھری تھی، مگر کمرے کے اندر اے سی کی ٹھنڈی ہوا نے ماحول کو وقتی سکون بخشا ہوا تھا۔ اس کے باوجود اس کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

بھوری آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں۔ کچھ لمحے وہ یوں ہی ساکت بیٹھی رہی جیسے سوچ رہی

www.novelsclubb.com

ہو کہ کیا وہ اب بھی زندہ ہے؟

اریحہ نے بے ساختہ اپنی تر پیشانی کو چھوتے ہوئے ارد گرد نظریں دوڑائیں جیسے اب بھی خواب اور حقیقت کا فرق محسوس نہ کر پا رہی ہو۔

"کیا وہ خواب تھا... یا کوئی اشارہ؟" دل کی گہرائی سے ایک دھیمی سی سرگوشی اُبھری۔

دوپہر کے تین بجنے کو تھے۔ وہ صبح کی اٹھی ہوئی تھی۔ اور مسلسل گھر کے کاموں کی تھکن نے اسے مجبور کر دیا تھا کہ وہ کچھ دیر آرام کر لے۔ گھر میں کوئی غیر معمولی سرگرمیاں چل رہی تھیں جس کا کچھ اندازہ تو اسے تھا۔ شاید منال کو "بقول تائی کے" کسی رئیس خاندان کے لوگ دیکھنے آرہے تھے لیکن اسے نہ ان تیاریوں سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی ان رشتوں سے۔ تائی کو صبح سے ہی اپنی تیاریوں سے فرصت نہ تھی ورنہ ان کا دھیان اریحہ کی طرف ضرور جاتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے یا کیا کر رہی ہے؟ اور پھر ان کی نظر میں اریحہ کی اب ایک ملازمہ کے سوا کوئی حیثیت ہی کہاں تھی؟! گزرے ان دو مہینوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا۔ اریحہ کے پاس اس گھر کے سوا کوئی اور پناہ نہ تھی۔ اور وہ یہ گھر چھوڑنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ یہ اس کے ماں باپ کا گھر تھا وہ کیسے اتنی آسانی سے سب چھوڑ دیتی؟ اور رہی بات تائی کی زیادتیوں کی تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے ساتھ ہوئے ظلم کے خلاف آواز اٹھاتی بھی تو کس کے سہارے؟ ننھیال والے تو پہلے دن سے ہی صاف انکار کر گئے تھے کہ وہ کسی اریحہ کو نہیں جانتے اور ددھیال... وہاں تو تایا کے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں۔ اور بالفرض وہ روبی کو بھی بتاتی تو زیادہ سے زیادہ وہ اس کے لیے کیا کر لیتی؟ اسے اپنے ساتھ گھر لے جاتی جو کہ اسے ہر گز منظور نہ تھا، وہ ایک خودار لڑکی تھی اور اپنا گھر ہونے کے باوجود بھی وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔ روبی کے بابا بھی ایک عام سے کاروباری شخص تھے، جن کا نہ کوئی مضبوط سوشل سرکل تھا اور نہ ہی کوئی اثر ورسوخ۔ وہ کہاں اس کے مسئلوں کو لے کر عدالتوں میں دھکے کھاتے پھرتے اور پھر کوئی کسی کی بیٹی کے لیے خود کو اتنا خوار کیوں کرے؟ جب اپنوں نے ہی دامن چھڑا لیا ہو تو غیر کس کام کے؟ اور پھر روبی کے بابا بہت جلد اس کی شادی کرنا چاہتے تھے کیونکہ ان کی صحت اکثر خراب رہنے لگی تھی اس لیے وہ چاہتے تھے کہ جلد از جلد ان کی بیٹی کی شادی ہو جائے۔ بس اسی لیے اریحہ نے خاموشی کو اپنا حصار بنا لیا تھا، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے روبی کی زندگی پر کوئی بوجھ آئے۔

اپنی زندگی کے سارے رنگ کھو دینے کے بعد اس نے خود کو وقت اور حالات کے حوالے

کر دیا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں اسے یقین تھا کہ اس کا رب اس کے حال سے بے خبر نہیں ہے، وہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ اور ویسے بھی دنیا اب اس کے لیے جیسے بے معنی ہو گئی تھی۔

وہ ابھی بھی اسی طرح غائب دماغی کی کیفیت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی جب اچانک دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھلا۔

اریحہ نے سہم کر نظریں اٹھائیں۔

دروازے کے دہانے پر ساجدہ تائی کمر پر ہاتھ ٹکائے خطرناک تیور لیے کھڑی تھیں۔

"او ہو... تو مہارانی صاحبہ یہاں آرام فرما رہی ہیں؟"

ساجدہ تائی کی آواز دروازے کی دہلیز سے یخ ہوا کی مانند اندر اتری، ٹھنڈی، کاٹ دار اور زہر آلود۔

تائی کے طنز پر اریحہ نے گہرا سانس لیا اور فوراً سیدھی ہوتی ہوئی دوپٹہ سنبھالتی فرش پر آ کھڑی ہوئی۔

"نن... نہیں تائی جان، ایسی کوئی بات نہیں... بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی، اسی لیے ذرا آرام کرنے آئی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جھجکتے، کانپتے لہجے میں بولی۔ اس کی آواز کی کپکپاہٹ کی وجہ تائی کا غصہ نہیں تھا بلکہ کچھ دیر پہلے آنے والا خواب تھا۔ تائی کے ایسے رویے کی تو اسے عادت ہو گئی تھی۔

"سنو لڑکی! اگر تمہارا آرام ختم ہو چکا ہے، تو یہ پکڑو لسٹ... اور فوراً بازار چلی جاؤ۔ مجھے یہ سارا سامان آج ہی چاہیے۔"

اس کی طرف بڑھتے ہوئے ساجدہ تائی نے جیسے اس کی بات کو کسی خاطر میں نہ لیا ہو اور بے نیازی سے کاغذ کی ایک پرچی اس کی طرف اچھالی۔ ان کے لہجے میں صرف جھنجھلاہٹ ہی نہیں، بلکہ ایک عجیب سی لاپرواہی بھی گھلی ہوئی تھی۔ جیسے اریحہ کا بیمار ہونا، تھک جانا یا بے حال ہونا ان کے لیے کوئی معنی نہ رکھتا ہو۔

)اصل میں تائی اریحہ کو کسی بھی طرح گھر سے غائب کرنا چاہتی تھیں کیونکہ کہیں نا کہیں تائی کو یہ کمپلیکس تھا کہ اریحہ منال سے زیادہ خوبصورت ہے (جو کہ سچ بھی تھا) انہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں لڑکے والے ان کی بیٹی کی بجائے اسے پسند نہ کر لیں۔ اس لیے ایک پلان ترتیب دیتے ہوئے وہ ہر ضروری اور غیر ضروری سامان کی ایک لمبی اور طویل فہرست کے ساتھ اس کے کمرے میں آدھمکیں۔ تاکہ وہ شام ڈھلے تک گھر واپس نہ آسکے(

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ نے حیران نگاہوں سے پہلے زمین پر گرے مڑے تڑے کاغذ کو دیکھا، پھر تائی کو، جیسے اسے واقعی یقین نہ آیا ہو۔

"م... میں؟" وہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بے یقینی سے بولی۔

تائی جو دوسری طرف دیکھ رہی تھیں، آنکھیں گھما کر اس کی جانب دیکھا جیسے اس کا سوال انہیں سخت ناگوار گزرا ہو۔

"ہاں تو اور کون؟ تمہارے علاوہ کوئی اور ہے اس کمرے میں؟" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولیں۔

ایک لمحے کو کمرے میں خاموشی پھیل گئی، جیسے ہوا بھی سن سناتی ہو، اور دیواریں بھی سُن رہی ہوں۔

"لیکن... ت... تائی جان، م... میں تو کبھی بازار نہیں گئی۔"

اریحہ نے کمزور احتجاج کرنا چاہا۔

"تو آج چلی جانا، بی بی"!

وہ اپنی سناتی بے زاریت سے پلٹنے ہی لگی تھیں جب اریحہ نے بہت سے آنسو اندر اتارتے

ہوئے انہیں پکارا۔

"ج... جی ٹھیک ہے، آپ رؤف انکل سے کہہ دیں میں ان کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔"(اس کا دل کسی اَن دیکھے بوجھ تلے دب رہا تھا،اسے آج شدید رونا آرہا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کبھی اس سے یوں ملازموں کی طرح بازاروں کے چکر لگوائے جائیں گے)تائی فوراًایڑیوں کے بل واپس گھومی تھیں۔

"اوہ بی بی... کوئی ڈرائیور شرائیور نہیں جارہا تمہارے ساتھ،میں نے پہلے ہی اسے کسی کام سے بھیجا ہوا ہے،اس لیے تم اکیلی ہی جاؤ گی... سمجھی"!!

اصل جھٹکا تو اریحہ کو اب لگا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھا کر تائی کو دیکھا۔ وہ ایک دم جیسے ششدر رہ گئی تھی۔

"ت... تائی جان میں اکیلی؟"وہ بمشکل لب ہلا سکی، آواز میں خوف کی کپکپاہٹ واضح تھی۔

"نہیں نہیں... اکیلی کیوں؟ایک پوری فوج نہ بھیج دوں تمہارے ساتھ؟!"اس کے مسلسل سوالات پر تائی کا پارہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔ وہ طنزیہ بولتے ہوئے غصے سے تن فن کرتی کمرے سے نکل گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس کا مطلب صاف تھا کہ واقعی اسے 'اکیلے' ہی جانے کو کہا گیا ہے۔ وہ بے بسی بھرے آنسوؤں کے ساتھ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر ہلکے گلابی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض میں ملبوس، سنگھار میز کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ بازار جانا تو نہیں چاہتی تھی، لیکن کیا کرتی؟ اسے جانا ہی تھا۔ بھاری ہوتے دل کے ساتھ اس نے بیڈ پر سے اپنا سفید دوپٹہ اٹھایا۔ ہاں، اب وہ دوپٹہ لینے لگی تھی، اور جینز شرٹ پہننا تو کب کا چھوڑ چکی تھی۔ آخر وہ اب نمازوں کی پابند لڑکی تھی لیکن... ابھی بھی بہت سی منزلیں باقی تھیں جو اسے طے کرنی تھیں۔

دوپٹہ سیٹ کر کے وہ جانے کے لیے پلٹی تو ایک لمحے کے لیے ٹھہر سی گئی، کسی خیال کے تحت، کسی سوچ کے تحت یا شاید اسے روکا گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے آنے والا خواب ایک پل کے لیے اس کے ذہن کے پردے پر لہرایا۔ اریحہ نے بے ساختہ تھوک نگلا۔ اسے پہلے بھی خواب آتے تھے مگر ایسی وحشت کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی جیسی آج ہو رہی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم ڈریسنگ روم کی طرف اٹھ گئے۔ الماری کھول کر سامنے پڑی بڑی سی سیاہ چادر

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر ہاتھ ڈالا لیکن پھر رک گئی۔ وہ ابھی تک کشمکش کا شکار تھی۔ (اریحہ نے ابھی تک پردہ کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ جان چکی تھی کہ اس کا رب اس سے کیا چاہتا ہے۔ کتنی ہی آیات، کتنی ہی ویڈیوز کے ذریعے یہ پیغام اس تک واضح الفاظ میں پہنچ چکا تھا لیکن پھر بھی وہ اس حقیقت سے نظریں چرا رہی تھی) اپنے ماما بابا کے جانے کے بعد آج وہ پہلی بار یوں اکیلی گھر سے نکل رہی تھی لیکن اصل ڈر تنہا نکلنے کا نہیں تھا بلکہ وہ خواب تھا جو کسی انجانے خطرے کی پیشگوئی کرتا معلوم ہو رہا تھا۔ سیاہ چادر پر ہاتھ رکھے، لمحے بھر کو وہ خونخوار بھیڑیا اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ جھرجھری لیتے ہوئے چونکی اور فوراً چادر تھام کر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹ لی۔ جیسے خود کو کسی حفاظتی حصار میں چھپانا چاہا ہو۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

سہ پہر کے چار بجے بھی سورج آگ برسانے سے باز نہ آرہا تھا۔ ایسے میں وہ آٹو میں بیٹھی مسلسل اپنے آنسوؤں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلے کبھی اکیلی گھر سے نکلی نہ تھی۔ مگر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جانا اور یوں لوکل ٹرانسپورٹ کے دھکوں میں، گویا کسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ملازمہ کی طرح بازار کا رُخ کرنا... بار بار اسے آنکھیں نم کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

اس کے ماما بابا نے ہمیشہ اسے شہزادیوں کی طرح رکھا تھا، مگر تائی تو شاید اسے انسان بھی نہیں سمجھتی تھیں۔ دھوپ کی شدت سے اس کا نازک چہرہ دہک رہا تھا۔ وہ بار بار اپنے سرخ پڑتے رخساروں پر ہاتھ پھیرتی، بھوری آنکھوں سے چھلکتے سیلاب کو بہنے سے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ دل میں ابھرنے والے ایک انجانے سے خوف کے تحت، غیر ارادی طور پر، اس نے اپنے گرد لپٹی سیاہ چادر کا کونا مضبوطی سے تھام رکھا تھا جیسے اس وقت یہ چادر ہی اس کا سب سے بڑا احصار ہو۔

دفعتاً رکشے کے ایک ہلکے سے جھٹکے پر اس کے خیالوں کا ارتکاز ٹوٹا۔

"بیٹا، آپ کا اسٹاپ آ گیا۔"

بوڑھا رکشے والا عام سے لہجے میں، مگر ایک مخصوص نرمی سے گویا ہوا۔

)نجانے کیوں، آج وہ غیر معمولی طور پر ہر بات میں احتیاط برت رہی تھی، اسی لیے شاید اس نے جان بوجھ کر ایک عمر رسیدہ رکشے والے کا انتخاب کیا تھا۔(

وہ خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے نیچے اتری، کرایہ ادا کیا، چادر کو ذرا سا درست کیا اور پھر آہستگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے اپنی بھوری آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لینے لگی جیسے وہ کسی نئی اور اجنبی دنیا میں قدم رکھ چکی ہو۔ وہ چاہتی تو مال بھی جا سکتی تھی لیکن تائی نے اسے بازار سے ہی سامان لانے کو کہا تھا اور اگر وہ ایسا نہ کرتی تو اسے پھر سے تائی کی ایک لمبی اور نہ ختم ہونے والی لعن طعن سننی پڑتی۔

بازار کی سڑک کے کنارے دونوں طرف چھوٹی بڑی دکانیں قطار میں کھڑی تھیں، جن کے آگے دکان داروں نے مختلف اشیاء کے اسٹالز سجا رکھے تھے۔

ہر طرف سے آوازوں کی یلغار ہو رہی تھی۔

گھومتے پنکھوں، چمکتے ہوئے رنگوں، اور ٹھیلے والوں کی چیختی آوازوں کا ایسا ریلا تھا کہ ایک لمحے کو اریحہ نے خود کو گُم سا محسوس کیا۔

اس کے قدم تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رُکنے لگے... نہ صرف اس لیے کہ وہ راستہ پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی، بلکہ اس لیے بھی کہ اندر کہیں ایک خوف اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

دھوپ کی شدت اب کچھ ماند پڑ چکی تھی، لیکن ماحول کی بے ہنگم گرمی اب بھی اس کے اندر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے خلا کو مزید بے قرار کر رہی تھی۔

ایک چھوٹا بچہ ریڑھی کے پاس سے بھاگتا ہوا گزرا تو اس کا ہاتھ اریحہ سے چھو گیا، وہ چونک گئی۔

دل نے ایک دم خوف سے دھڑکنا شروع کر دیا۔

مگر پھر فوراً ہی اس نے خود کو سنبھالا۔

چادر کا پلّو اور سختی سے تھامتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی... جیسے اپنے بکھرتے اعتماد کو قدموں تلے روندنا ضروری ہو۔

وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پر آ گئی جہاں لوگوں کی بھیڑ کم تھی یا نہ ہونے کے برابر تھی۔ یہ بازار کا وہ حصہ تھا جہاں ارد گرد تنگ و تاریک گلیاں تھیں، اور ان گلیوں میں پرانے اور خاموش گھر واقع تھے، جن کے دروازے بند تھے۔

اچانک، اسے عجیب سا احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔

وہ جھٹ سے پلٹی اور چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ لیکن ہر شخص اپنے دھیان میں مگن تھا، کوئی سڑک پار کر رہا تھا، کوئی سٹال سے سودا سلف دیکھ رہا تھا تو کوئی بچے کو پکڑے جلدی جلدی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدم بڑھا رہا تھا۔

اریحہ کے چہرے پر بے چینی ابھری۔ اسے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ سر جھٹکتے ہوئے وہ پھر سے چلنے لگی، مگر اب اس کے قدموں میں ایک غیر محسوس سا خوف اتر آیا تھا۔

دل بے چین تھا، جیسے کوئی سایہ اس کا پیچھا کر رہا ہو...

ابھی وہ بمشکل تین چار قدم ہی چلی تھی کہ یکایک اس کے عقب میں کسی نے اس کی چادر کا کنارہ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی۔ اریحہ چونک کر فوراً پیچھے مڑی تھی۔

سامنے ہی ایک چھوٹا سا، آٹھ نو سال کا گول مول، سرخی مائل رنگت والا پٹھان بچہ کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بھولپن ضرور تھا، مگر آنکھوں میں سنجیدگی تھی۔ اریحہ بے تاثر سی اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تبھی وہ بچہ بولا۔ "باجی... وہاں اس گلی میں کوئی انکل تمہیں بلا رہا ہے، کہتا ہے وہ تمہیں پہچانتا ہے، بس ایک منٹ اس کی بات سن لو۔"

اس نے بائیں طرف ایک تنگ سی گلی کی جانب اشارہ کیا۔

اریحہ نے حیرت سے پہلے اس گلی کو دیکھا پھر بچے کی طرف نظریں پلٹائیں... مگر وہ بچہ اب

وہاں موجود نہ تھا۔

وہ تو بات مکمل کرتے ہی فوراً بھاگ گیا تھا، اسے کسی بھی سوال کا موقع دیے بغیر۔

اریحہ نے الجھن اور بے یقینی سے اس سنسان گلی کی طرف دیکھا جہاں وہ بچہ اشارہ کر کے غائب ہو چکا تھا۔ دل میں عجیب سی ہلچل مچی تھی۔ پھر اس کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔

"اسے یہاں کون پہچانتا ہے؟ وہ تو یہاں کسی کو جانتی ہی نہیں تھی۔ پھر کون...؟"

اس نے ارد گرد ایک نظر دوڑائی، وہی چھوٹی دکانیں، وہی آوازیں، وہی بازار کی گہما گہمی...

مگر اس خاص گلی کے اندر جیسے وقت تھم سا گیا تھا۔ دائیں بائیں بلند دیواروں والے خاموش مکانات، بند دروازے اور ان پر جھکے پرانے، گرد آلود چھجے... سب کچھ جیسے کسی پرانی فلم کا منظر ہو۔

دل کی دھڑکن معمول سے تیز تھی، اریحہ نے سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھنا چاہا لیکن پھر تجسّس کے باعث اس کے قدم جیسے خود بخود اس گلی کی طرف اٹھنے لگے۔ وہ ہر قدم کے ساتھ محتاط ہوتی جارہی تھی۔ گلی میں داخل ہوتے ہی بازار کی آوازیں پیچھے رہ گئیں۔ اب صرف خاموشی تھی، اور اس کے اپنے ہی قدموں کی آہٹ۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ گلی کے درمیان تک جا پہنچی۔ چاروں طرف نظریں دوڑائیں، کوئی بھی نظر نہ آیا۔

دل میں ایک انجانا سا خوف اُبھرا۔ اریحہ نے بے اختیار تھوک نگلا۔

"ک... کہیں میں نے غلطی تو نہیں کر دی یہاں آکر؟"

اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے دوپٹے کے پلو پر گیا، دل کی دھڑکن جیسے ہر لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

"نہیں، نہیں... شاید وہ بچہ مذاق کر رہا ہو یا ہو سکتا ہے کسی اور کو بلایا گیا ہو اور غلطی سے مجھے بلانے آ گیا۔" اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس نے جیسے خود کو تسلی دی۔ اس نے مڑنے کے لیے گردن موڑی ہی تھی کہ...

اچانک کسی نے پیچھے سے جھپٹ کر اس کے منہ پر موٹا سا رومال رکھ دیا۔ اریحہ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔

اس نے ہاتھ جھٹکے، پیچھے کو زور لگایا... لیکن حملہ آور کی گرفت فولادی تھی۔

اریحہ کی انگلیاں اس کا چہرہ چھونے کی کوشش کرتی رہیں، لیکن وہ بار بار بچتا رہا۔

ایک لمحہ، دو لمحے... سانس جیسے گھٹنے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ ڈھیلے پڑنے لگے۔

آنکھوں کے سامنے سب دھندلا ہونے لگا۔

پھر...

سناٹا۔

سیاہی۔

خاموشی۔

اریحہ کا بے جان وجود اس کی گرفت میں جھولنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دفتر کی بلند عمارت کے شیشوں کے اس پار، دھوپ جیسے کسی ضدی بچے کی طرح دیواروں پر چمک رہی تھی، مگر اندر کا ماحول یکسر مختلف تھا۔ اے سی کی مدھم سنسناہٹ اور وال کلاک کی آہستگی سے آگے بڑھتی سوئیاں، خاموشی کو اور گہرا کر رہی تھی۔

میز پر رکھا چائے کا آدھا پیا ہوا کپ جیسے کافی دیر سے نظر انداز کیا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گرے رنگ کا کوٹ برابر موجود کوٹ اسٹینڈ پر ترتیب سے لٹکا ہوا تھا،

جبکہ سفید شرٹ کی آستینیں موڑے،وہ سامنے میز پر رکھے لیپ ٹاپ پر اپنی پوری توجہ اور انہماک سے کام میں مصروف تھا۔

اس کی انگلیاں کی بورڈ پر بڑی مہارت سے متحرک تھیں،چہرہ سنجیدہ،اور انداز میں وہی خاص ٹھہراؤ تھا جو اس کی شخصیت کی پہچان تھا۔

اسی خاموش فضا میں دفعتاً دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

حماد کی انگلیاں کی بورڈ پر ایک لمحے کو رکیں، مگر اُس نے سر نہیں اُٹھایا۔

"یس کم اِن۔" چہرے پر سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے پُرسکون لہجے میں اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ دھیرے سے کھلا۔

سفید شرٹ اور کالے پینٹ میں ملبوس اُس کا ایک ایمپلائے ہاتھ میں ایک فائل تھامے اندر داخل ہوا۔

"سر، آپ کے سائن چاہیے تھے..." میز کے قریب آکر وہ مؤدب انداز میں بولا۔

حماد نے سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے فائل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ نظریں اب بھی نہیں اٹھی تھیں۔

ایمپلائے نے مخصوص صفحہ کھول کر اُس کے سامنے رکھا۔

ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ وہ دستخط کرنے لگا۔

قلم کی نوک صفحے سے ہٹی، تو اُس نے دستخط شدہ فائل واپس پکڑانے کے لیے سر اٹھایا، مگر اگلے ہی پل، وہ ٹھٹھک گیا۔

اس کے سامنے کھڑے رافع کے چہرے پر کچھ عجیب سی پریشانی چھپی ہوئی تھی۔

پیشانی پر پسینے کی بوندیں، آنکھوں میں الجھن، اور چہرے کی پھیکی رنگت... جیسے وہ یہاں ہوتے ہوئے بھی کہیں اور تھا۔ کچھ تو تھا، جو معمول سے مختلف تھا۔

www.novelsclubb.com

"آر یو اوکے، مسٹر رافع؟"

حماد نے نرمی سے پوچھا، مگر نگاہیں گہری ہو چکی تھیں۔

رافع نے ایک لمحہ کو چونک کر نظریں چرائیں،

پھر بمشکل ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر، سب ٹھیک ہے... ایسی کوئی بات نہیں۔"

حماد کی نظریں اس کے چہرے سے نہیں ہٹیں۔ صاف ظاہر تھا، وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے اور وہ اُن لوگوں میں سے نہیں تھا جو چہرے پڑھنے میں غلطی کیا کرتے ہوں۔

"بیٹھیں۔" اس نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

رافع کچھ دیر تذبذب سے اسے دیکھتا رہا، مگر پھر آہستگی سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اس کے ہاتھ میں دبا ہوا رومال اب پیشانی پر آ گیا تھا۔

وہ نرم ہاتھوں سے پسینے کی ننھی بوندیں صاف کرنے لگا جیسے وہ چہرے کے ساتھ ساتھ اپنی الجھنیں بھی مٹا دینا چاہتا ہو۔

کمرے میں لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔

رافع نے ایک پل کو گہرا سانس لیا، جیسے سینے میں دبا کوئی بوجھ لفظ بننے کو تیار ہو۔

پھر اُس نے نظریں میز پر جماتے ہوئے دھیرے سے کہنا شروع کیا۔

"سر، میں ایک بیٹی کا باپ ہوں۔ میں اور میری وائف... ہم اپنی بیٹی کی تربیت بالکل اسلام کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تعلیمات کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سر، ہم جتنی بھی کوشش کر لیں... پھر بھی کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی فتنہ آ کر اُسے دبوچ ہی لیتا ہے۔"

اُس کی آواز میں شفاف دکھ اور تھکن گھلی ہوئی تھی۔

"ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے، اُس کے اسکول میں رزلٹ تھا۔ ہم سمجھے کوئی سادہ سی تقریب ہو گی۔ مگر 'اینول فنکشن' کے نام پر سکول والوں نے وہاں جو طوفانِ بدتمیزی کھڑا کیا... ناچ، گانے، فیشن... مجھے تو لگ رہا تھا میں اسکول نہیں، کسی شو میں آ گیا ہوں۔"

اُس کے لہجے میں بے بسی ابھر کر الفاظ کے کناروں سے چھلکنے لگی تھی۔

"اس سب کا بچوں پر بہت گہرا اور بُرا اثر پڑ رہا ہے، سر۔ اور پھر جب وہ گھر آتے ہیں تو بھی اُن کے رویے، اُن کی باتیں، اُن کے انداز... وہ سب کچھ دہراتے ہیں جو وہاں دیکھا ہوتا ہے۔"

رافع نے ایک پل کے لیے گہرا سانس لیا۔

"اور اگر میں اُس اسکول سے نکال کر اُسے کسی اور اسکول میں ڈال بھی دوں تو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا سر۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب اُس کی آواز میں ایک تلخی در آئی تھی۔

"کیونکہ جتنا اعلیٰ اسکول ہوتا ہے، اُتنا ہی وہاں یہ سب عام ہے۔ کوئی بھی اسکول اس فتنہ پرستی سے محفوظ نہیں ہے۔" بات کے اختتام پر اس نے ایک تھکن زدہ سی سانس خارج کی۔

حماد کی آنکھوں میں سنجیدگی کی لکیریں اور بھی گہری ہو چکی تھیں۔

رافع کی پوری بات نہایت غور اور تحمل سے سننے کے بعد اس نے گہرا سانس خارج کیا۔

کمرے میں چند لمحے ساکت گزرے۔

پھر... اچانک رافع نے سر اٹھایا۔

اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اُبھری تھی، جیسے ابھی ابھی کوئی نئی سوچ اُس کے ذہن میں چھن سے اتری ہو۔

www.novelsclubb.com

اس کے اس طرح دیکھنے پر حماد نے بھی سوالیہ اَبرو اٹھائے۔

"سر کیوں نا آپ ان اسکول والوں سے بات کریں؟"

رافع کی آواز میں یکایک جوش اور امید کی آمیزش تھی۔ حماد لمحے بھر کو چونکا، مگر اس کے چہرے پر اب بھی وہی ٹھہرا ہوا سکون تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور وہ کیوں؟"اس نے نرم لہجے میں پوچھا، گویا جاننا چاہتا ہو کہ رافع کے ذہن میں چل کیا رہا ہے۔

"کیونکہ سر، آپ ایک بڑے عہدے پر فائز ہیں۔ ملک کے مشہور اور نامور بزنس مینوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے، وہ لوگ آپ کی بات ضرور سنیں گے۔"

حماد کے لبوں پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ ابھری۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا پین آہستگی سے میز پر رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"میں بات کر تو لوں گا مسٹر رافع، لیکن میرے کہنے کا وہ اثر نہیں ہوگا جو آپ کے کہنے کا ہو سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

رافع کا ماتھا الجھن سے سکڑا۔

حماد نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد نرمی سے کہا،"بالفرض وہ صرف اس لیے میری بات مان بھی لیں کہ میں ایک مشہور بزنس مین ہوں، تو یہ بات وقتی ہوگی۔ شاید کچھ دن اس پر عمل بھی ہو، مگر پھر وہی سب کچھ دوبارہ شروع ہو جائے گا... کیونکہ میری فیملی کا تو کوئی بچہ وہاں پڑھتا نہیں۔ میرے لیے وہ ادارہ محض ایک جگہ ہے، جبکہ آپ کے لیے وہ جگہ، آپ کے بچوں کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسرا گھر ہے۔"

اس کے الفاظ میں دلیل بھی تھی، احساس بھی۔

"اور رافع... یہ صرف ایک اسکول کی بات نہیں ہے، یہ ہر اسکول کا المیہ بن چکا ہے۔ اور یہ مسئلہ... صرف والدین ہی حل کر سکتے ہیں۔"

رافع کے چہرے پر تعجب ابھرا۔ اس نے تھوڑا سا جھک کر سوال کیا، "وہ کیسے سر؟"

حماد کے لبوں پر ایک مبہم سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ کرسی سے ذرا سا آگے جھکا، میز پر رکھا پین انگلیوں میں گھماتے ہوئے گویا ہوا،

"اس کا ایک آسان حل ہے۔"

اس کی آواز میں ٹھہراؤ تھا، مگر الفاظ راست دکھا رہے تھے۔

"آپ یا دوسرے والدین میں سے کوئی، ایک درخواست لکھیں۔ اس میں صاف الفاظ میں اپنا مؤقف بیان کریں کہ... ہم یہ سب برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اسکول میں ناچ گانے اور اس طرح کے بے مقصد تفریحی عناصر کو بند کیا جائے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کا اثر ہمارے بچوں کی شخصیت، ان کے دین، ان کی سوچ پر ہو رہا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک لمحے کو رکا، پھر پین میز پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا لیں۔

"اور اگر وہ نہ مانیں تو... اُنہیں واضح بتائیں کہ ہم اپنے بچوں کو اس ادارے سے ہٹا لیں گے۔

یاد رکھیں، جب ان کا مفاد، ان کا بزنس خطرے میں پڑے گا، جب انہیں لگے گا کہ وہ اپنے اسٹوڈنٹس کھو رہے ہیں... تب وہ نا چاہتے ہوئے بھی آپ کا مطالبہ ماننے پر مجبور ہوں گے۔"

حماد کی بات میں ایک غیر محسوس سی قوت تھی، ایک ایسی راہ جو ظاہری طور پر سادہ مگر اندر سے انقلابی تھی۔

"واٹس ایپ گروپس بنائیں، دوسرے والدین کو اس میں شامل کریں، مسئلے پر ڈسکشن کریں، انہیں قائل کریں۔ اور بس...

یہ درخواست، اس پر سب والدین کے دستخط، اور ایک ٹھوس پیغام۔" چند جملوں میں حماد نے اس کا مسئلہ جیسے چٹکیوں میں حل کر دیا تھا۔

رافع خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، جیسے کسی نے اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر وہ بوجھ ہٹا دیا ہو، جس کا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خود بھی ادراک نہ رکھتا تھا۔ پھر وہ تشکر بھرے انداز میں اٹھا، حماد کی طرف ہاتھ بڑھایا اور مسکرا کر بولا،

"شکریہ، سر!" پھر آہستہ قدموں سے باہر نکل گیا۔

پیچھے حماد کرسی سے ٹیک لگا کر سکون سے آنکھیں موند چکا تھا، جیسے دل میں ایک گہرا اطمینان اتر آیا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

گردن کے پیچھے درد کی ایک شدید لہر اٹھی تو اس کے بے جان وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

پلکیں بوجھل تھیں، لیکن آنکھیں کھلتے ہی پہلا احساس جو اسے ہوا وہ خطرناک حد تک واضح تھا...

'جکڑے جانے کا احساس۔'

اس نے گھبرا کر فوراً اٹھنے کی کوشش کی، مگر اس کی کمر ایک پرانی، بوسیدہ کرسی کی پشت سے اس سختی سے ٹکی ہوئی تھی کہ وہ ہل بھی نہ سکی۔ اس کی نازک، ململی کلائیاں کرسی کے دونوں بازوؤں کے ساتھ رسی کے ذریعے بے رحمی سے باندھی گئی تھیں۔

سر پر اوڑھی گئی سیاہ چادر پھسل کر کاندھوں تک آچکی تھی، اور گلے میں لیا گیا دوپٹہ گردن کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آس پاس الجھ سا گیا تھا۔ اس کے نرم بھورے ریشمی بال، جو گھر سے نکلنے سے پہلے سلیقے سے باندھے گئے تھے، اب چہرے اور گردن کے گرد منتشر ہو رہے تھے۔

"م... میں کہاں ہوں؟"

خوف سے اِرد گرد دیکھتے ہوئے ہوئے اس کے لب کپکپائے۔

ہر طرف گہرا، بوجھل اندھیرا اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ یہ ایک ہال نما گودام تھا، جس کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ یہاں سالوں سال کوئی نہیں آیا۔ اریحہ کے بائیں جانب پرانے، بھدے اور سڑنے کے قریب کارٹن کے خالی ڈبے بے جان لاشوں کی طرح چپ چاپ پڑے تھے۔

سامنے دیوار پر بنے واحد روشن دان سے ڈھلتے سورج کی نارنجی کرنیں اندر آکر عقب والی دیوار پر ہلکی سی روشنی پھیلا رہی تھیں۔ اس کے سوا نہ کوئی کھڑکی تھی، نہ روشنی کا کوئی اور ذریعہ۔

اِرد گرد سے خوف کھاتے ہوئے اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی ایک اور کوشش کی مگر کلائیوں کی رسیوں نے ایک اور درد بھرا احتجاج کیا۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

آنسو ابھی نکلے نہیں تھے مگر اندر کا شور، اندر کا خوف... سب کچھ چیخ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی اچانک اندر کے تاریک کونے سے ایک آہٹ ابھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدموں کی چاپ... آہستہ، پُر سکون اور سفاک حد تک مطمئن۔

اریحہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔

اس نے ساکت نگاہوں سے سامنے دیکھا۔

ایک وجود پُر سکون چال چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اریحہ نے غیر ارادی طور پر اپنی کرسی کو پیچھے سرکانے کی کوشش کی، جیسے خود میں سمٹ جانا چاہتی ہو۔

سامنے سے آتا وجود اس سے کچھ قدموں کی دوری پر رک گیا۔ اس کا اوپر کا آدھا دھڑ مکمل اندھیرے میں تھا جبکہ نچلا حصہ نیم روشنی میں۔ اریحہ نے بغور اس کا جائزہ لینا شروع کیا۔ عام سے جاگرز، ہلکی نیلی جینز جس کے گھٹنوں پر فیشن کے نام پر کٹ لگے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں تھے مگر جو چیز اریحہ کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گئی، وہ تھے ان ہاتھوں میں پہنے گئے بے شمار بینڈز اور بریسلٹس۔

"ی... یہ بینڈز تو اس نے پہلے بھی کہیں دیکھے تھے... لیکن کہاں؟" وہ خوف کو لمحہ بھر بُھلا کر سوچ میں ڈوب گئی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟" وہ چونکی۔ وہ شخص مسکرا کر ایک اور قدم آگے بڑھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اریحہ ڈارلنگ... !" چہرہ واضح ہوتے ہی وہ خباثت سے مسکرایا اور گہری نظروں سے اسے تکنے لگا۔

"را... راحیل !" اس کی آواز لرز گئی۔ چہرے کا رنگ جیسے پل میں اُڑا تھا۔ اریحہ نے بے اختیار تھوک نگلا، آج ایک بار پھر وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

اریحہ کے منہ سے اپنا نام سنتے ہی اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہائے جاناں! اتنے پیار سے پکارو گی تو میرا یہ نازک دل دھڑکنا بھول جائے گا۔"

دل پر ہاتھ رکھ کر، عجیب مصنوعی اداکاری سے کہتے ہوئے وہ اپنی بگڑی ذہنیت کا پردہ خود ہی چاک کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک لمحے کو رکا، سر جھٹکا، اور ایک خبطی ہنسی کے ساتھ بولا،

"جبکہ ہار تو یہ دل تم پر پہلے ہی گیا تھا"!

اریحہ کا تنفس لمحوں میں بے ترتیب ہوا۔ اس کے اس بے ہودہ خطاب اور بے باک انداز پر وہ یک دم غصے میں آگئی اور اپنی بندھی ہوئی کلائیوں کو پوری طاقت سے ہلانے لگی۔ غصہ، بے بسی اور خوف... سب ایک ساتھ جیسے دماغ پر حاوی ہو گئے تھے۔

"بکواس بند کرو اپنی!"وہ سرخ چہرے کے ساتھ چیخی۔

"اور کھولو مجھے! فوراً"!

راحیل کے چہرے کا تاثر پل میں بدلا۔ آنکھوں میں کالی، خطرناک چمک اتر آئی۔ وہ اچانک تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے قریب جھکا، اتنا قریب کہ اریحہ نے سانس تک روک لیا۔ اس کی آواز اب گھمبیر اور سفاک ہو چکی تھی۔

"ایسے کیسے کھول دوں، ہاں؟" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

"اتنی مشکل سے تو چڑیا جال میں پھنسی ہے..."اسی طرح جھکے ہوئے اس نے اپنا رخ تھوڑا سا دائیں جانب موڑا اور اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی زور سے بند کر کے ایک عجیب مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ جیسے واقعی کوئی چڑیا اس کے ہاتھ میں قید ہو۔

اریحہ کا سانس جیسے سوکھ گیا۔ لب ہلنے کے باوجود آواز نہ نکلی۔ وہ اس کے ارادوں سے بے خبر نہیں تھی۔

پھر وہ سیدھا ہوا اور ایک بھیانک قہقہہ لگا کر ہنسا... ایک بے رحم، دیوانی ہنسی، جیسے اس کی بے بسی سے لُطف اندوز ہو رہا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ آہستہ آہستہ اس کے گرد چکر لگانے لگا۔ قدموں کی چاپ میں ایک عجیب اطمینان تھا... جیسے کوئی شکاری اپنے شکار کے گرد گھوم کر اس کی بے بسی کا لطف اٹھا رہا ہو۔ اس طرح کر کے وہ اسے مزید ذہنی اذیت دینا چاہتا تھا، اس کے خوف کو بڑھا بڑھا کر اسے بے حال دیکھنا چاہتا تھا۔

"یاد ہے یونیورسٹی کا وہ دن؟"

اس کے عقب میں کھڑا وہ اس کے قریب جھکا، اس کی آنکھوں میں سفاک مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"جب تم نے مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا؟"

www.novelsclubb.com

اس کی اس بات پر اریحہ کی جان فنا ہوئی تھی۔

"تمہیں کیا لگا کہ راحیل فاروقی اتنی آسانی سے تمہیں معاف کر دے گا؟ ہاں؟" وہ سیدھا ہوا اور ایک زہر بھری ہنسی ہنسا۔

"نہیں، اریحہ بے بی... بالکل نہیں۔ جیسے پچھلی بار تم بچ نکلی تھیں نا، اس بار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اس بار تمہیں یہاں پوری پلاننگ سے لایا ہوں، کسی انسان تو کیا تمہارے فرشتوں کو بھی خبر نہ

ہو گی کہ تم یہاں ہو۔

راحیل نے جھک کر اس کے کان کے قریب سرد سانس بھری تو اریحہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"تم فکر مت کرو، وہ دیکھو سامنے!" اسی طرح طرح جھکے جھکے اس نے سامنے لکڑی کی میز کی طرف اشارہ کیا۔

اریحہ نے بے اختیار چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا۔ جہاں کچھ فاصلے پر میز پر ایک بوتل رکھی تھی جس پر کسی کمپنی کا لیبل چپکا ہوا تھا۔

"اس بار میں نے بہت اچھی کمپنی کا کیمیکل چُنا ہے۔"

وہ یوں بول رہا تھا جیسے اسے موسم کی کوئی خبر سنا رہا ہو۔

اریحہ کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔ وہ گردن موڑے بے یقینی کے عالم میں اس کا چہرہ تکنے لگی۔ (خوف کی کیفیت اتنی شدید تھی کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ وہ اس وقت اس کے اتنا قریب کھڑا ہے) آنکھوں میں سفاک چمک لیے وہ مسکرا رہا تھا۔

"یہ تمہارے اس چاند سے چہرے کو نہ صرف جھلسائے گا بلکہ دوبارہ کسی سرجری کے قابل بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں چھوڑے گا۔ "اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا، برف جیسا ٹھنڈا۔

اس نے اریحہ کے دائیں طرف آتے ہوئے دھیرے سے جھک کر اس کے چہرے کے گرد بکھرے بالوں میں سے ایک لٹ ہٹانے کو ہاتھ بڑھایا تو اریحہ نے جھٹکے سے رخ موڑ لیا۔ اس کی انگلی اس کے گال تک پہنچنے سے پہلے ہی رک گئی۔ اس انکار پر راحیل کی مسکراہٹ اور شیطانی ہو گئی۔

"او ہو تم فکر کیوں کرتی ہو؟... فلحال میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا، ابھی تو مجھے تم سے ڈھیروں باتیں کرنی ہیں۔"

آنکھوں میں وہی خبیث چمک لیے وہ سیدھا ہوا۔ "اتنی آسانی سے تمہارا یہ چاند سا مکھڑا تھوڑی برباد کروں گا؟ اسے دیکھنے کا حق تو بنتا ہے نا میرا۔"

اریحہ نے بے بسی بھرا گھونٹ بھرا۔ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتی تھی، سوائے اس کی بکواس سننے کے۔

راحیل دوبارہ چکر کاٹنے لگا۔ اب کی بار اس کی آواز میں مصنوعی افسوس گھلا ہوا تھا۔

"سنا ہے... تمہارے ماما بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ نے زور سے آنکھیں میچیں جیسے زخم تازہ ہونے پر صبر کا مرہم رکھنا چاہا ہو۔ بھوری آنکھیں پل میں نم ہوئی تھیں۔

"چچ چچ... بہت افسوس ہوا۔ اب تو تم بالکل اکیلی ہو گئی ہو گی،نا؟!"اس نے افسوس جتانے کے انداز میں سر ہلایا۔

لیکن تم فکر نہ کرنا، میں ہوں نا تمہارے ساتھ... تمہارا اپنا راحیل!"زہریلی مسکراہٹ چہرے پر ہنوز برقرار تھی۔ اس کی بکواس پر اریحہ نے نفرت سے سر جھٹکا۔

"تمہیں پتہ ہے جب سے تمہیں دیکھا ہے،اس کے بعد کوئی لڑکی دل کو ہی نہیں لگی بلکہ تمہاری وہ کزن... کیا نام ہے اس کا؟"وہ مصنوعی سوچنے کی اداکاری کرنے لگا۔ "ہاں،منال"!

منال کا نام سنتے ہی اریحہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ وہ اس کے سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

"یار قسم سے،اس کو بھی چھوڑ دیا میں نے۔ جبکہ وہ تو میری کالج ٹائم کی دوست تھی۔ بیچاری کا نازک دل ٹوٹ گیا، تمہاری وجہ سے...!"وہ ایک بار پھر مصنوعی افسوس سے سر ہلا رہا تھا۔

جبکہ اریحہ تو اس انکشاف پر دنگ رہ گئی تھی۔ "منال... اور راحیل؟"!

کیا یہی وجہ تھی جو اس کو لے کر منال کی ناپسندیدگی اب نفرت میں بدل چکی تھی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دفعتاً راحیل کی نظریں اس کی ڈھلکی ہوئی چادر پر پڑیں۔

"ارے واہ! آج تو بڑی پارسا بنی ہوئی ہیں، اریحہ میڈم"!

طنزیہ انداز میں کہتا وہ تھوڑا قریب آیا۔

اریحہ نے بے اختیار نظریں جھکائیں اور کندھوں سے کھسکی ہوئی چادر کو دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کب سے یوں ہی بیٹھی ہوئی ہے۔ بے اختیار ہی اس نے چادر درست کرنے کے لیے اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کو زور سے ہلانے کی کوشش کی لیکن بے سود... اس لمحے راحیل کی نظریں اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتے ہوئے محسوس ہو رہی تھیں۔ آج پہلی بار اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس چادر کی کیا اہمیت ہے۔

اس کی یہ مزاحمت دیکھ کر راحیل لمحے بھر کو چونکا۔ یہ پہلے والی اریحہ تو ہرگز نہ تھی۔ چند ثانیے کے لیے اس کی آنکھوں میں حیرت اتری تھی، لیکن پھر وہی شیطانی خباثت لوٹ آئی۔

وہ اس کی جھجک اور دفاع سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"مجھے ایک بات تو بتاؤ!... یہ اتنی بڑی چادر تم نے تب کیوں نہ اوڑھی، جب مجھے اپنے حُسن کے جال میں پھنسایا تھا؟" وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے طنزیہ بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ لمحے بھر کے لیے سن ہو گئی۔ اس کے اندر ایک سناٹا سا چھا گیا۔

راحیل نے زہر بھرے انداز میں دوبارہ کہنا شروع کیا۔

"پتہ ہے ؟! تم لڑکیوں کا نا یہی مسئلہ ہوتا ہے۔ پہلے پریوں کی طرح سامنے آتی ہو اور جب ہم بیچارے معصوم لڑکے تمہارے جال میں پھنس جاتے ہیں تو ہمیں ایسے ٹھکرا دیا جاتا ہے جیسے کسی بادشاہ کے محل کی شہزادیاں ہوں۔ ہونہہ!" وہ طنزیہ ہنسا۔

"قصور ہمارا نہیں، قصور تم لڑکیوں کا ہوتا ہے، جو موقع دیتی ہو۔"

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھکا، اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا "اور ہاں، اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ تمہارا دین تو تم عورتوں کو اپنا حسن چھپانے کا حکم دیتا ہے نا؟"!

www.novelsclubb.com

اریحہ کی ساری مزاحمتیں دم توڑ گئیں۔ اسے لگا جیسے کسی نے اسے جلتے تیل میں پھینک دیا ہو۔

وہ راحیل کے کیمیکل سے جلانے سے پہلے ہی جلنے لگی تھی۔ اور یہ تکلیف... شاید اُس جلنے کی تکلیف سے بھی زیادہ تھی۔

یادیں بجلی کی طرح ذہن میں کوند گئیں۔ بابا کی وہ نصیحتیں...

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری خوبصورتی ایک نعمت ہے بیٹا،اس کی حفاظت کرنا ورنہ یہی خوبصورتی تمہاری آزمائش بھی بن سکتی ہے۔اسے چھپا کر رکھنا اریحہ"!

لیکن اس نے ان کی سب باتوں،سب نصیحتوں کو ہواؤں میں اڑادیا تھا۔اور آج... وہ اپنی غفلت کا بوجھ جھیل رہی تھی۔

"او ہیلو... کہاں کھو گئی؟"

راحیل نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر نکلی۔

"بڑی ڈھیٹ ہو بھئی تم؟ تمہیں اپنے اس چاند سے چہرے کی ذرا بھی پرواہ نہیں؟ نہیں مطلب... تمہیں چاہیے تھا کہ میرے سامنے روتیں، گڑگڑاتیں، کہتیں... راحیل! مجھے معاف کردو،میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔ کیا پتہ... میں تمہیں معاف کر بھی دیتا۔"

وہ شوخی سے مسکرایا۔

"بلکہ مجھے تو افسوس ہو رہا ہے اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟"وہ جیسے فکر مند ہوا۔

"معافی مانگنا تو دور میں تم جیسے گھٹیا اور بزدل انسان پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی،اور جہاں تک بات ہے بچانے کی تو جس رب نے مجھے تم جیسے جانور سے تب بچایا تھا وہ آج بھی مجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچانے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔"

وہ اندر سے ڈر ضرور رہی تھی لیکن اس وقت وہ کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح دھاڑی۔ وہ اس درندہ صفت انسان کے سامنے کمزور پڑ کر اسے اور شہ نہیں دینا چاہتی تھی۔ اور آخری بات تو نجانے اس نے کس یقین سے کہی تھی۔ کہتے ساتھ ہی اس نے اپنا چہرہ تنفر سے دوسری جانب پھیر لیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اٹھ کر دو چار تھپڑ اور رسید کر دیتی اس کے منہ پر۔

اس کے اس انداز پر راحیل کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔

"اتنی اکڑ؟" اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"اچھا... تو ابھی نکال دیتا ہوں تمہاری یہ اکڑ... دیکھتا ہوں کون بچاتا ہے تمہیں اور کیسے نہیں مانگتی تم معافی۔"

وہ آنکھوں میں شیطانی چمک لیے، اس کی چادر کو دلچسپی سے دیکھتا ہوا آہستگی سے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ اس کا جواب سنتے ہی اریحہ نے جھٹکے سے چہرے کا رخ اس کی جانب موڑا، وہ اس کا ارادہ لمحوں میں بھانپ چکی تھی، اریحہ کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

"نہیں...!" وہ سر نفی میں ہلاتی ہوئی چیخی،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں،راحیل پلیز... پلیز ایسامت کرنا"!

وہ بے آب مچھلی کی طرح تڑپنے لگی، کیونکہ ایک لڑکی کی عزت... اس کی خوبصورتی سے کہیں زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اس وقت اسے یہ چادر بے حد عزیز تھی۔

اریحہ کا یوں چیخنا چلانا... یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے سامنے یوں روئے، گڑگڑائے۔ اس کی حالت سے محظوظ ہوتا،وہ ایک بھیانک تسکین کے ساتھ اس کے قریب آتا گیا۔ بالآخر،اس نے جھک کر اس کی چادر پر ہاتھ ڈالا۔

اس لمحے... اریحہ نے آنکھیں شدت سے بند کر لیں۔ دو آنسو ٹوٹ کر اس کی پلکوں سے نیچے گرے تھے۔

"مٰلکِ یومِ الدین!" شدید بے بسی کے عالم میں اس کے لبوں سے چیخ کے ساتھ بے اختیار یہ الفاظ نکلے۔

اور اگلے ہی پل...

راحیل کے دائیں طرف پڑے کارٹن ایک زوردار دھماکے سے ہوا میں اُڑتے ہوئے زمین پر گرے،ان ڈبوں کی اوٹ چیرتا ہوا کوئی سایہ، بجلی کی سی تیزی سے راحیل کی جانب لپکا اور اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے اسی بازو پر جو وہ اریحہ کی جانب بڑھائے ہوئے تھا کندھے کے پاس ایک ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ ہوا میں اچھل کر بائیں جانب بازو کے بل زمین پر جا گرا۔

یہ سب کچھ اتنا تیزی سے ہوا تھا کہ راحیل سمجھ ہی نہ سکا، آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

چند لمحوں تک گودام میں موت جیسا سناٹا چھا گیا۔

پھر... اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔

جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے راحیل کھڑا تھا، وہاں اب کوئی اور کھڑا تھا... تھوڑا سا جھکا ہوا، چہرے کا رخ اس کی طرف موڑے ہوئے، اس کی طرف دیکھتا ہوا۔

گرے پینٹ، سفید ڈریس شرٹ، کہنیوں تک موڑی آستینیں...

وہی... جو ہمیشہ اس کی مدد کو پہنچ جاتا تھا۔

اس کا محسن۔

"حماد ابراہیم"!...

سنہری دھوپ کا زاویہ بدل چکا تھا، اب وہ براہِ راست اریحہ کی بھوری، نم آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھورے بالوں کی چمک اور وہی رنگ لیے بھوری آنکھیں... جیسے دھوپ نے دونوں کو ایک ہی رنگ میں ڈھال دیا ہو۔

اور بکھری حالت پر رویا رویا وہ معصوم سا گلابی چہرہ... مگر وہ اس چہرے کی طرف دیکھ ہی کہاں رہا تھا، وہ تو ان آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں اَن کہے کئی احساسات تھے اور ان میں سب سے گہرا اور واضح احساس حیرت کا تھا۔

سیاہ آنکھوں کی ٹھنڈک پہلی بار ان کانچ سی آنکھوں کی سنہری جھلک سے ٹکرائی تھی۔ یہ منظر اتنا دلکش تھا کہ لمحہ بھر کو لگا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ لیکن اگلے ہی پل حماد نے گھبرا کر نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

نظروں کا یہ تصادم... بس ایک لمحے کا تھا۔

ایک لمحہ... جس میں نہ لفظ تھے، نہ فاصلہ۔

پھر وہ سیدھا ہوا اور سامنے زمین سے اٹھتے ہوئے راحیل کی جانب سپاٹ نظروں سے دیکھا۔ حماد پر نظر پڑتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اس کا غرور جیسے پل میں خاک ہوا تھا۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حماد ابراہیم یہاں آسکتا ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے اُڑ چکا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے... وہ سنبھل گیا۔ آنکھوں میں خباثت کی چمک دوبارہ لوٹ آئی، اور لبوں پر وہی زہریلی، مکروہ سی مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

"اوہو... تو تم یہاں بھی پہنچ گئے؟" وہ اپنے کپڑوں پر پڑی گرد جھاڑتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا۔

حماد کی خاموش مگر چبھتی ہوئی نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھیں، لیکن اس کی پیشانی پر خفیف سی الجھن بھی ابھری تھی۔

وہ نہیں سمجھا تھا کہ اس کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔

کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے... جسے وہ پہلے بھی ایک بار بچا چکا ہے۔

مگر اریحہ... وہ تو اسے دیکھتے ہی پہچان چکی تھی۔

آخر اور کتنی بار بچائے گا یہ شخص اسے؟؟

وہ حیران بھی تھی، اور اندر ہی اندر بے چین بھی۔

"ارے نہیں سمجھے یار؟ چلو میں سمجھا دیتا ہوں۔" وہ حماد کے چہرے کی الجھن بھانپتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شیطانیت سے مسکرا کر یوں بولا جیسے وہ اس کا بچپن کا دوست ہو۔

"ارے... تم وہی تو ہو جو پچھلی بار بھی ہیرو بن کر پہنچ گئے تھے..."وہ خباثت بھری چمک کے ساتھ بولا۔

اور اس کا چاند سا مکھڑا برباد ہونے سے بچا لیا تھا؟"

اس وقت وہ ایسے مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا کہ دیکھنے والے کو اس کی دماغی حالت پر شبہ گزرے۔

اس کی پوری بات سن کر حماد کے چہرے کا رنگ بدلا اور پلک جھپکتے ہی اسے اریحہ کے ساتھ پچھلا ہونے والا واقعہ یاد آ گیا مگر اب کی بار... اس نے نظریں اُٹھا کر اس لڑکی کی جانب دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

جبکہ اریحہ... راحیل کے لفظوں پر پانی پانی ہو گئی تھی۔

اس وقت اس کا دل شدت سے چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"نجانے وہ لڑکا اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا... کہ ہر بار یہی لڑکی کیوں کسی نا کسی مصیبت میں پھنسی ملتی ہے۔"اس نے تو حماد کے ساتھ دوبارہ نہ ٹکرانے کی قسم کھا رکھی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن آج پھر وہ اسی شخص کے سامنے ذلیل ہوئی؟اور وہ بھی تب جب وہ خود کو بدلنے کا ارادہ کر چکی تھی۔"لیکن وہ لڑکا تو اسے برا ہی سمجھے گا نا"وہ اپنی سوچ کے مطابق اس کے بارے میں اندازے لگا رہی تھی۔اسے حماد کے ساتھ اپنی پچھلی ملاقات یاد آئی جب اس نے اسے پردے کی اہمیت پر قرآن کی آیت سنائی تھی۔اس کی مصیبت میں پھنسنے کی وجہ تب بھی بے پردگی اور بے حجابی تھی اور آج بھی وہ اسی حال میں تھی۔

"کیا وہ اسے جج کرے گا؟"شرم سے،ندامت سے وہ زمین میں گڑھنے لگی تھی۔

مگر راحیل ابھی کہاں باز آنے والا تھا۔

"کیا لگتی ہے کیا ہے یہ تمہاری؟"

اس نے ایک اور زہر سے بھرا جملہ اچھالا۔

"کہیں تم اس کے کوئی پرانے......"معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے اس نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔

اس کے ذو معنی الفاظ پر،اپنی کلائیوں کو آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی،جہاں اریحہ سن ہوئی تھی،وہیں حماد کی بس ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حماد نے آنکھیں بند کرتے ہوئے مٹھیاں بھینچیں اور اگلے ہی پل وہ ایک ہی جست میں اس پر جھپٹا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی...!" اس کا گریبان پکڑتے ہوئے اس کی آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔ لہجہ اتنا گرجدار تھا کہ راحیل کی مسکراہٹ فوراً سمٹی تھی۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی... ایک لڑکی کو چھونے کی؟"

کہتے ساتھ ہی اس کا گھونسہ پوری قوت سے راحیل کے جبڑے پر پڑا تھا۔ پہلے ہی مکے پر اسے منہ میں خون کا نمکین سا ذائقہ محسوس ہونے لگا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا، مگر حماد نے اسے سنبھلنے کا موقع ہی کہاں دیا تھا۔ فوراً اسے گریبان سے گھسیٹتے ہوئے پیچھے دیوار پر دے مارا۔

ایک اور گھونسہ... ایک اور صدمہ...

"تمہیں کس نے حق دیا کہ تم کسی کا چہرہ بگاڑنے کی بات بھی کرو؟ ہاں؟"

"ہمارا دین تو غیر مسلم عورت کو بھی ہاتھ لگانے سے روکتا ہے!

اور تم..." ایک اور زوردار مکا راحیل کی پسلیوں پر پڑا تھا۔ راحیل نے اپنے دفاع میں کئی بار پلٹ کر دوبارہ اس پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن حماد اس کا ہر وار بروقت روکتا رہا، وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے پے درپے دیوار پر مار رہا تھا،اس وقت حماد کے سر پر جیسے خون سوار تھا۔وہ حماد... جس کی نرم مزاجی کا پورا معاشرہ گواہ تھا، آج خود بھی اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔

حماد کا یہ روپ دیکھنے کے بعد آج راحیل کی یہ غلط فہمی بھی دور ہو گئی تھی کہ شریف نظر آنے والے لوگوں کا ڈرپوک ہونا ضروری نہیں۔

ایسا اشتعال... ایسا غصہ... شاید پہلی بار اس کے اندر جاگا تھا۔

اور اریحہ... وہ تو جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔

خاموش،ساکت، سن سی بیٹھی ہوئی۔

سامنے کھڑے شخص سے وہ اس قدر شدید ردِّ عمل کی توقع نہیں رکھتی تھی کیونکہ جتنا وہ اسے جان پائی تھی،وہ تو ایک تحمل مزاج،نرم گو اور خاموش طبع شخص تھا۔

"کوئی لڑکی پردہ کرے نہ کرے،یہ تمہارا مسئلہ ہرگز نہیں ہے اور اگر کوئی لڑکی تمہیں انکار کر رہی ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کی خوبصورتی برباد کر دو یا اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرو؟؟

کیا ہو کیا تم... انسان؟ یا حیوان؟"حماد کی آواز اب گونج بن چکی تھی۔ ہر وار کے ساتھ اس کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

راحیل زمین پر پڑا درد سے کراہنے لگا، مگر حماد رکا نہیں، اس نے جھک کر دوبارہ اسے گریبان سے پکڑا اور پٹخ کر زمین پر دے مارا۔

"تم جیسے مردوں کی وجہ سے ہی آج ہر مرد کو برا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ نے تو مرد کو عورت کا محافظ بنایا ہے! لیکن تم جیسے گھٹیا مردوں کی وجہ سے، آج ہمارے مسلمان معاشرے میں بھی عورت خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتی۔" اب کی بار اس کا غصہ صرف راحیل پر نہیں، پورے معاشرے پر نکلا تھا۔

"تم جیسے گھٹیا سوچ رکھنے والوں کی وجہ سے ہی ہمارے دین پر انگلیاں اٹھتی ہیں! جو عورت کو نجانے کیوں اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیتے ہیں کہ اسے جیسے چاہو استعمال کرو، تم تو مرد کہلانے کے بھی لائق نہیں!...

ایک آخری بار زمین پر مارنے کے بعد اس نے مٹھیاں بھینچ کر جیسے خود پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔ اپنی تیز ہوتی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے حماد نے بغور اسے دیکھا۔ جو اب زمین پر بے سدھ پڑا تھا، مار کی شدت کی وجہ سے اس کے چہرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر نیلاہٹ تھی۔ ہونٹ پھٹے ہوئے اور چہرے پر درد کے آثار نمایاں تھے۔

اس پر ایک آخری سرد نگاہ ڈال کر وہ گہرا سانس بھرتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور آہستگی سے اریحہ کی طرف پلٹا، مگر... اُس کی نظریں بدستور جھکی ہوئی تھیں۔

اریحہ پتھرائی نگاہوں سے اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور آہستگی سے اُس کے قریب آکر رکا۔ ہنوز پلکیں جھکائے، ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اریحہ لمحہ بھر کو مضطرب ہوئی، مگر حماد خاموش رہا۔ بنا کچھ کہے اُس نے دھیرے سے اُس کی کلائیوں پر بندھی رسیاں کھولنی شروع کیں۔ رسیاں ڈھیلی پڑتے ہی حماد کی نظریں اُس کی سرخ کلائیوں پر پڑیں تو بے اختیار اس کے لب بھینچ گئے۔ ایک بار پھر راحیل پر غصہ ابھر کر آیا تھا۔

وہ اٹھنے ہی والا تھا کہ اریحہ، جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی، اچانک کسی احساس کے تحت چونکی۔ اُس کی نظریں حماد کے عقب میں جا ٹھہریں۔ راحیل، لڑکھڑاتا ہوا، لوہے کا ایک راڈ اٹھائے حماد کی جانب بڑھ رہا تھا۔ نجانے وہ کس وقت ہوش میں آیا تھا۔ بھوری آنکھوں میں یکدم خوف اتر آیا۔ وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتے ہوئے بے ساختہ چیخی، اور آنکھیں زور سے بند

www.novelsclubb.com

کرلیں۔

اسی لمحے راحیل نے پوری قوت سے حماد کے سر پر وار کرنا چاہا، مگر حماد ابراہیم... اریحہ کی چیخ سے پہلے ہی اُس کے قدموں کی چاپ سن چکا تھا۔ اس نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے پھرتی سے اپنا دایاں ہاتھ سر کے اوپر لے جاتے ہوئے راڈ مضبوطی سے تھاما، اور کھڑے ہوتے ساتھ ہی وہ فوراً مڑا اور راڈ کو پوری شدت سے گھماتے ہوئے راحیل کو راڈ سمیت دور پھینکا۔

راحیل کی باقی ماندہ طاقت بھی زمین پر یوں پٹخے جانے سے ختم ہو گئی تھی۔ اب وہ زمین پر بے بس پڑا بُری طرح کراہ رہا تھا۔ حماد نے ایک سرد نگاہ اُس پر ڈالی اور پلٹ کر دوبارہ اریحہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" وہ جو خوف سے کرسی پر سمٹی بیٹھی تھی، اس نے اسی طرح نظریں جھکائے دھیرے سے استفسار کیا۔ (اس سارے عمل کے دوران وہ لاشعوری طور پر اپنے شانوں کے گرد لپٹی چادر سر پر لے چکی تھی)

اریحہ اُس کے سوال پر چونکی، مگر لب خاموش رہے۔

وہ حیران تھی کہ وہ اتنا نارمل برتاؤ کیسے کر رہا ہے؟ کوئی طعنہ، کوئی طنز، کوئی سوال، کچھ بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں؟؟اس نے اس دفعہ اسے پردے کی اہمیت پر کوئی آیت کیوں نہ سنائی تھی؟؟اسے شرمندہ کیوں نہ کیا حالانکہ کرنا چاہیے تھا کہ پچھلی بار اس کے ساتھ ہونے والے حادثے نے بھی اسے عقل نہ دلائی۔ بلکہ وہ تو ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اس سے پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

حماد نے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر نرم لہجے میں دوبارہ کہا۔

"میں یہاں آنے سے پہلے پولیس کو اطلاع دے چکا ہوں، پولیس ابھی کچھ دیر میں پہنچنے ہی والی ہوگی۔ میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ مینٹلی بہت ڈسٹرب ہیں، لیکن یہاں رُکنا آپ کے لیے بالکل مناسب نہیں ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ پولیس آپ سے کوئی سوال کرے یا آپ کو اس معاملے میں گھسیٹا جائے۔ میں یہاں سب ہینڈل کر لوں گا... (یعنی اب وہ راحیل کو کسی صورت آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا) اس لیے میں آپ کو رائیڈ کروا دیتا ہوں۔ آپ چلی تو جائیں گی نا؟"

یہ سوال کرتے وقت اُس کے لہجے میں غیر معمولی نرمی تھی... جیسے وہ اُسے کوئی حکم نہیں دے رہا تھا، بس درخواست کر رہا ہو۔

)وہ اریحہ کو ہرگز ایسے اکیلے نہیں بھیجنا چاہتا تھا لیکن اگر وہ یہاں سے چلا جاتا تو راحیل پھر سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فرار ہو جاتا اور پھر سے وہ اس لڑکی کو کوئی نا کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا لیکن اس بار حماد ابراہیم اس کا کوئی پکا انتظام کرنا چاہتا تھا۔(

اریحہ نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اسے دیکھا، سامنے کھڑے شخص سے اس کا کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی کس قدر غیرت مندی کا ثبوت دے رہا تھا!...

اس وقت وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ پولیس کے معاملے میں پڑنا بھی نہیں چاہتی تھی اور وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا، ذہنی طور پر بھی وہ بہت بری طرح اُلجھی ہوئی تھی، اکیلے گھر جانے کی کیفیت میں نہیں تھی لیکن اس کے باوجود وہ فوراً بول اٹھی۔

"ن... نہیں میں خود چلی جاؤں گی۔" یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

بلاشبہ حماد کے بارے میں اس کے بہت سے اندازے غلط ثابت ہوئے تھے، اُس کی سوچ... اُس کا انداز... وہ عام ہمدردی دکھانے والا شخص نہیں تھا، وہ تو بہت مختلف تھا۔

مگر وہ ندامتوں میں گھری لڑکی اب اس اعلیٰ ظرف انسان سے مزید ایک اور احسان لے کر اپنی ندامتوں کا بوجھ بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔ اگر وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کی بھی پیشکش کرتا، تو بھی وہ ہرگز اس کے ساتھ نہ جاتی۔ اسی لیے اس نے فوراً وہاں سے نکلنے کا فیصلہ کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گودام کا دروازہ انہی کارٹن کے پیچھے چھپا ہوا تھا جو اب زمین پر بکھرے پڑے تھے، حماد وہی سے اندر آیا تھا۔

وہ مڑی اور اپنی چادر کو درست کیا۔

اس بار، اریحہ رضوان بیگ نے خود کو اپنے اوپر اوڑھی گئی چادر میں بہت اچھی طرح چھپایا تھا۔

گھر کی سمت لوٹنے والی اریحہ... گھر سے نکلنے والی اریحہ سے بہت مختلف تھی۔

اس کے دروازے تک پہنچنے پر حماد کی نظریں بے اختیار سیاہ چادر اوڑھی گئی اس لڑکی کی پشت کی طرف اٹھی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی اسے روک نہ پایا تھا اور اسے جاتا دیکھتا رہا... خاموش، جامد، ساکت۔

وہ جا چکی تھی۔

اور وہ اس بار بھی اس راز سے بے خبر ہی رہا تھا کہ اس سے بار بار ٹکرانے والی یہ لڑکی... وہی تھی، جس کے ساتھ نصیب نہ جڑنے پر وہ بے انتہا خوش ہوا تھا۔ مگر...

کون جانتا تھا کہ یہ خوشی ہمیشہ خوشی ہی رہنی تھی یا پھر برسوں کی مانگی وہ دعا، جس کے قبول

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہونے کی وہ آرزو کرتا رہا تھا۔

کون جانتا تھا کہ وہ جس بات پر تب اتنا خوش ہوا تھا، وہ خوشی ہی ہے یا پھر اس کی زندگی کا ایک ایسا اَن دیکھا باب... جو ابھی کھلنا باقی تھا۔

کون جانتا تھا کہ وہ جس بات پر تب اپنے رب کا شکر گزار ہوا تھا، کل اس کے دل کی تڑپ بننے والی تھی؟

کون جانتا تھا؟؟؟!!

☆☆☆☆☆☆☆

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب راحیل نے پہلی بار اریحہ کے چہرے پر تیزاب پھینک کر اس کا چہرہ برباد کرنے کی کوشش کی تھی۔ حماد نے موقع پر پہنچ کر اریحہ کو بچا لیا تھا، مگر اس کے بعد راحیل کی دشمنی کا رخ سیدھا حماد کی طرف مڑ گیا۔ اُس نے اپنے دوست عامر کو حکم دیا کہ وہ اس لڑکے کی مکمل معلومات نکال کر لائے۔

ابتدا میں عامر نے اُسے کافی سمجھانے کی کوشش کی۔ وہ راحیل کی صحبت میں رہنے کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باوجود اس جیسی ذہنیت نہیں رکھتا تھا۔ کسی لڑکی کو دھوکہ دینا یا دل توڑنا شاید وہ کر لیتا، مگر کسی ایسے کام میں شامل ہونا جس سے کسی کی جان کو خطرہ ہو... یہ اُس کے اصولوں سے باہر تھا۔

لیکن راحیل اپنی ضد پر اڑا رہا۔ اس کے مسلسل اصرار کے بعد عامر نے بالآخر یہ کہہ کر ہامی بھر لی کہ وہ حماد کی معلومات ضرور نکالے گا، مگر شرط یہ ہے کہ اگر معاملہ خطرناک ہوا تو اسے اپنی ضد چھوڑنی پڑے گی۔

راحیل نے وقتی طور پر یہ شرط مان لی، لیکن اپنے شیطانی دماغ میں یہ عہد کر چکا تھا کہ کسی بھی قیمت پر اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اُس کے لیے "اریحہ رضوان بیگ" کو برباد کرنا ایک جنون بن چکا تھا۔ اگر وہ اس کی نہیں ہو سکتی تھی تو وہ کسی اور کی بھی نہیں ہونے دے گا۔

لیکن اس سے پہلے، وہ اس لڑکے کو ختم کرنا چاہتا تھا جس نے اُسے اریحہ تک پہنچنے سے روکنے کی جُرأت کی تھی۔ ایک تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے وہ پاگل پن کی حد تک جا چکا تھا، اور اب وہ انتقام کی راہ میں آنے والے ہر شخص کو مٹانے پر تُل گیا تھا۔

لیکن کہانی کا اصل رُخ تب بدلا جب عامر نے بظاہر تو راحیل کا ساتھ دینے کی ہامی بھر لی، مگر دل ہی دل میں اپنا ایک الگ منصوبہ بنانے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ راحیل جیسا درندہ صفت انسان آسانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے باز آنے والا نہیں، اور اس راستے کا انجام کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہو گا۔ سو، اس نے فیصلہ کر لیا کہ راحیل کو سیدھی راہ پر لانے کے لیے اُسے سبق سکھانا ضروری ہے۔

عامر نے حماد کی تمام معلومات ضرور حاصل کی تھیں، مگر اپنا نام استعمال کرنے کی بجائے ہر جگہ راحیل کا نام آگے کر دیا۔ کیونکہ حماد ابراہیم... جو ایک مشہور بزنس مین تھا، اُس کی معمولی سی معلومات نکالنا بھی آسان نہ تھا۔ یہ چال عامر کے لیے ڈھال بھی تھی اور ہتھیار بھی۔ اگر کبھی یہ معاملہ اُلجھتا، تو پھنسے گا راحیل، اور عامر پسِ پردہ محفوظ رہے گا۔ بعد میں، جب حالات ٹھنڈے پڑ جاتے، تو وہ کسی نہ کسی طرح راحیل کو اس مصیبت سے نکال ہی لیتا۔ لیکن فی الحال، وہ خود کو کسی صورت اس آگ میں جھونکنے کو تیار نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

عامر کا خدشہ بالکل درست ثابت ہوا تھا۔ یہ اریحہ کے ساتھ تیزاب والے واقعے کے چند دن بعد کا ذکر ہے، جب ایک دوپہر حماد آفس کے پُرسکون ماحول میں بیٹھا، فائلوں اور لیپ ٹاپ اسکرین پر جھکا اعداد و شمار میں اُلجھا ہوا تھا۔ کمرے میں اے سی کی یکساں گونج اور دور کہیں اسٹاف کے مدھم بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں، گویا سب کچھ معمول کے مطابق ہو... لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے لمحے یہ سکون ٹوٹنے والا تھا۔

دفعتاً دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"آجائیے!" حماد نے نظریں اسکرین سے ہٹائے بغیر کہا۔

دروازہ کھلا اور کمپنی کا ایچ آر مینیجر فہیم اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر چھائی غیر معمولی سنجیدگی نے فوراً حماد کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔

"سر، ایک ضروری بات ہے... میرا خیال ہے یہ آپ کے علم میں آنا ضروری ہے۔"

حماد فائل بند کرتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"جی، فہیم... بولیے، کیا بات ہے؟"

وہ چند لمحے رکا، جیسے الفاظ چن رہا ہو، پھر مدھم لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"سر... ایک راحیل نامی شخص پچھلے کچھ دنوں سے آپ کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بزنس... اور پرسنل، دونوں"!

چند لمحے کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ حماد کے چہرے پر ہلکی سی حیرت اور پیشانی پر تشویش کے بل ابھرے، پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک ہٹاتے ہوئے ہاتھ میز پر جوڑ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیے۔

"تو کچھ... پتہ چلا کون ہے وہ؟"

مینیجر نے نفی میں سر ہلایا۔

"ابھی کچھ واضح نہیں سر، لیکن میں جلد پتہ لگا لوں گا۔"

حماد چند لمحے خاموشی سے سوچنے لگا، پھر دوبارہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے گہرا سانس لیا۔

"فہیم،اس شخص پر نظر رکھیں... پتہ کریں کون ہے یہ اور کیا چاہتا ہے۔"

ہلکا سا توقف کرنے کے بعد اس نے نظریں مزید گہری کر لیں،

"لیکن!یہ سب خاموشی سے ہونا چاہیے... کسی کو بھی، حتیٰ کہ بابا کو بھی، کچھ پتہ نہ چلے اس بارے میں۔"

"جی سر،میں سمجھ گیا۔"فہیم نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور مزید کچھ کہے بنا وہ آہستہ سے دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے سے نکل گیا،جبکہ حماد کرسی پر بیٹھا ایک ان دیکھے طوفان کا تصور کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

اور آج جب رافع کے جانے کے بعد حماد ابھی اطمینان سے بیٹھا ہی تھا تب ہی اچانک اس کا فون رنگ ہوا۔ حماد چونک کر سیدھا ہوا اور فون اٹھایا۔

"ہیلو سر! میں شاہ ویز بات کر رہا ہوں... مجھے ہی فہیم سر نے اس راحیل نامی لڑکے پر نظر رکھنے کا کہا تھا۔ آپ کا نمبر بھی دیا تھا کہ کچھ پتہ چلے تو فوراً اطلاع دوں۔"

فون پر موجود لڑکا بہت جلدی میں لگ رہا تھا۔

"تو... کچھ پتہ چلا اس کے بارے میں؟" حماد کا لہجہ سنجیدہ ہوا۔

فون پر موجود شخص کے اگلے ہی جملے نے اسے ایک دم الرٹ کر دیا۔ اس کے بدن کی ساری رگیں جیسے کھنچ سی گئیں۔

"ج... جی سر، ایک بری خبر ہے..." شاہ ویز کی آواز میں واضح گھبراہٹ تھی۔

"کیا ہوا؟ صاف صاف بولو۔" حماد کے لہجے کی تشویش بڑھ گئی۔

"سر، پچھلے کئی دن سے سب کچھ بالکل نارمل تھا۔ نہ کوئی مشکوک حرکت، نہ ہی کوئی کریمنل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ریکارڈ۔ لیکن آج... جب میں اس کا پیچھا کرتے ہوئے مارکیٹ پہنچا تو دیکھا کہ وہ کسی کی تلاش میں ادھر اُدھر دیکھ رہا ہے۔ میں اس کے پیچھے ہی رہا۔ پھر اس نے ایک بچے کو ایک لڑکی کے پاس بھیجا، جیسے اُسے (لڑکی کو) پہلے سے جانتا ہو... اور وہ لڑکی، بچے کی بات مان کر ایک سنسان گلی میں چلی گئی۔ بس سر... اگلے لمحے راحیل نے موقع دیکھ کر اُسے کڈنیپ کرلیا۔"

"کیا؟!، کب؟"

حماد جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ وہ یکدم پریشان ہو گیا تھا۔

"سر... بالکل ابھی، میری آنکھوں کے سامنے وہ لڑکی کو ساتھ لے گیا۔"

"اور تم وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟ فوراً پیچھا کرو"!

اس کی بات سن کر حماد کا میٹر گھوما تھا۔ وہاں ایک لڑکی کڈنیپ ہو رہی تھی اور یہ اسے سکون سے کہانی سنا رہا تھا!

"سوری سر! میں ضرور جاتا لیکن... ابھی ابھی گھر سے ایمرجنسی کال آئی ہے۔ مجھے فوراً جانا ہو گا۔ فہیم سر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہے، اس لیے آپ کو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اطلاع دی۔ پلیز سر... آپ ہی اُسے بچا لیں۔ وہ بہت معصوم ہے... اور مجھے راحیل کے ارادے بالکل ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

شاہ ویز نے اپنے خدشات ظاہر کیے۔

"ہاں، تم فکر مت کرو۔ تم گھر کے لیے نکلو اور فوراً مجھے لوکیشن بھیجو، میں نکل رہا ہوں!" اس ساری وضاحت کے دوران حماد ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتا ہوا لفٹ تک پہنچ چکا تھا۔

"اوکے سر"!

کال کٹ گئی تھی۔ حماد آفس سے تقریباً دوڑتا ہوا نکلا اور گاڑی میں بیٹھتے ہی چابی گھما کر سڑک پر ڈال دی۔

اتنی جلدی میں اسے آفس سے نکلتا دیکھ کر سٹاف کے ہر ممبر نے اسے مڑ کر ضرور دیکھا تھا۔

اگلے ہی پل فون پر میسج آیا۔

"سر، اسی جگہ پر وہ لڑکی کو لے گیا ہے۔ میں کسی حد تک اس لڑکے کے پیچھے گیا تھا۔"

نیچے لوکیشن کے ساتھ ایک مختصر سا نوٹ بھی تھا۔

حماد نے میسج پڑھ کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی۔ اس کے چہرے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واضح پریشانی اور حرکات میں جلدی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ لڑکی کون ہے، لیکن اتنا ضرور جانتا تھا کہ کسی معصوم کی جان یا عزت کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا... خاص طور پر اگر یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

جس دن سے فہیم نے اُسے یہ بتایا تھا کہ ایک راحیل نامی شخص اس کا بائیوڈیٹا نکلوا رہا ہے، حماد نے یہی سوچا تھا کہ شاید وہ کسی بزنس دشمنی کا نتیجہ ہو... لیکن حقیقت جو سامنے آ رہی تھی، وہ اس کے تصور سے بھی کہیں زیادہ بھیانک تھی۔

گاڑی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی، جیسے پہیوں نے وقت کو قید کر لیا ہو۔ عصر کا وقت تھا، سورج ڈھلنے کو تھا اور دھوپ میں سنہری جھلک گھل گئی تھی۔ راستے میں کبھی کبھار سایہ دار درخت آتے، کبھی خالی پلاٹ اور ویران گلیاں، لیکن حماد کی نظریں صرف ایک جگہ جمی تھیں، سامنے جاتی سڑک اور فون پر چلتی لوکیشن۔

جیسے جیسے وہ نشان قریب آ رہا تھا، اس کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ وہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے ارد گرد کے مناظر سے یکسر بے خبر تھا۔ نہ دائیں کا ہوش، نہ بائیں کا... صرف ایک ہی خیال سر پر سوار تھا... کہ جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی انگلیاں اسٹیئرنگ پر مضبوطی سے جمی ہوئی تھیں، ماتھے پر ہلکی سی پسینے کی تہہ آ گئی تھی۔ سینے میں ایک عجیب سا بوجھ تھا، جیسے ہر گزرتا لمحہ اس لڑکی کے لیے خطرہ بڑھا رہا ہو۔ وہ اپنے دل میں بار بار ایک ہی دعا دہرا رہا تھا، یا اللہ! خیر کرنا۔۔!

تیس منٹ کا راستہ اس نے اگلے دس منٹ میں طے کر لیا اور گاڑی ایک سائیڈ پر روکی، فوراً باہر نکلتے ہوئے دروازہ بند کیا اور اِرد گرد کا جائزہ لینے لگا۔

یہ جگہ شہر سے بالکل ہٹ کر تھی جہاں آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔ سنسان سڑک، ارد گرد بے آباد میدان اور جھاڑیوں میں اُلجھی ہوئی ہوا کی سرسراہٹ۔ سامنے ہی ایک خستہ حال گودام کھڑا تھا، بالکل کسی پرانے کھنڈر کی طرح، ٹوٹی ہوئی، اکھڑے سیمنٹ والی دیواریں، اور زنگ آلود بڑا سا گیٹ۔

محض ایک نظر ڈالتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر راحیل لڑکی کو یہاں لایا ہے، تو اس کے ارادے خطرناک سے خطرناک تر ہیں۔

وہ ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر آگے بڑھا، لیکن اچانک قدم رک گئے۔

"نہیں... ایسے بلا سوچے سمجھے اندر جانا بے وقوفی ہوگی! نجانے اندر کتنے لوگ ہوں، اور اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جلد بازی میں کہیں اس لڑکی کی جان کو خطرہ نہ ہو جائے۔ اور پھر میں اکیلا کیا کر لوں گا؟"

حماد نے گہرا سانس لیا اور فوراً جیب سے فون نکالا۔ انگلیاں بے اختیار اسکرین پر پھسلیں اور پولیس کا نمبر ڈائل ہو گیا۔

اگر کسی طرح وہ پکڑا بھی گیا، تو پولیس کا پہنچنا ضروری تھا۔

اگلے ہی لمحے وہ فون کان سے لگا چکا تھا۔

"السلام علیکم! حماد ابراہیم سپیکنگ"!

وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا مگر ایک مختصر سا تعارف ضروری تھا۔

دوسری طرف ہلکی سی کھڑبڑاہٹ سنائی دی، جیسے کوئی اپنی جگہ سے فوراً کھڑا ہوا ہو۔

"و... وعلیکم السلام، سر!!" آواز میں ہلکی سی حیرت اور فوری تابعداری تھی۔ "جی کہیے، کوئی خدمت ہمارے لائق؟"

یقیناً وہ پولیس والا اسے پہچان گیا تھا، تبھی لہجے میں اتنی عقیدت جھلک رہی تھی۔

"ہمم... میں آپ کو ایک لوکیشن بھیج رہا ہوں، فوراً اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچئے، کڈنیپنگ کیس ہے۔" حماد کا لہجہ سنجیدہ اور دو ٹوک تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یس سر! یو ڈونٹ وری... ہم فوراً پہنچ رہے ہیں"!

اب اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ وہ پروفیشنل الرٹنس بھی تھی جو کسی بڑے کیس کی خبر ملتے ہی آتی ہے۔

حماد نے کال کاٹی، فوراً لوکیشن سینڈ کی، پھر فون جیب میں ڈال کر گودام کی طرف بڑھا۔

وہ پولیس کا انتظار کرتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اور ویسے بھی یہ جگہ شہر سے دور تھی، پولیس کو یہاں پہنچنے میں وقت لگنا لازمی تھا۔

حماد لوہے کا وہ زنگ آلود گیٹ عبور کرتے ہوئے چاروں طرف نظر دوڑاتا محتاط قدموں سے آگے بڑھا اور گودام کے دروازے تک جا پہنچا۔ سامنے ہی لکڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا، مگر اس کے عین سامنے کارٹن کے ڈبوں کی ایک دیوار سی حائل تھی۔ وہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے بغیر آواز کیے ان ڈبوں کے قریب پہنچا۔

گودام کے نیم اندھیرے میں، ایک مدھم سی سرگوشی جیسی آواز نے اسے کچھ دیکھنے سے پہلے ہی چونکا دیا۔

لڑکی کی آواز... کمزور ضرور تھی، مگر یقین سے بھری ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جس رب نے مجھے تم جیسے جانور سے تب بچایا تھا... وہ آج بھی مجھے بچانے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔"

یہ الفاظ سن کر حماد کے قدم ایک لمحے کو زنجیر ہوئے تھے۔ دل میں ایک عجیب سی حرارت دوڑ گئی۔ قید میں، خوف کے حصار میں ہونے کے باوجود... یہ لڑکی اپنے رب پر اتنا پختہ بھروسہ رکھتی ہے؟!

اس نے آہستگی سے سانس سنبھالا اور گردن ذرا جھکا کر کارٹن کے پیچ سے جھانکا۔

سامنے کا منظر بالکل واضح تھا، آنسوؤں سے تر چہرہ لیے ایک لڑکی کرسی پر بندھی بیٹھی تھی، جس کی کلائیاں بری طرح رسیوں سے جکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے عین سامنے، چند فٹ کے فاصلے پر، وہ کھڑا تھا... وہی سفاک درندہ، اپنی سفاک مسکراہٹ کے ساتھ، جیسے وہ اس لڑکی کی بے بسی کا مذاق اُڑا رہا ہو۔ دونوں آمنے سامنے تھے۔ حماد کی موجودہ جگہ، راحیل کے دائیں اور اریحہ کے بائیں طرف، ایسی تھی کہ وہ دونوں کے چہرے ایک ساتھ دیکھ سکتا تھا۔

حماد ان دونوں کو نہیں جانتا تھا، لیکن ان کی باتوں سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو ضرور جانتے ہیں۔ مگر یہ بھی واضح تھا کہ راحیل اس لڑکی کا خیر خواہ ہرگز نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے۔

"ہونہہ! اتنی اکڑ؟ اچھا... تو ابھی نکال دیتا ہوں تمہاری یہ اکڑ... دیکھتا ہوں کون بچاتا ہے تمہیں، اور کیسے نہیں مانگتی تم معافی"!

وہ جو صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، راحیل کا طنزیہ انداز اسے واپس حال میں لے آیا۔

حماد نے ایک تیز نظر پورے گودام میں دوڑائی۔ سوائے راحیل کے پورے گودام میں اور کوئی موجود نہیں تھا۔

لڑکی یکدم چیخی تھی۔

"نہیں، راحیل پلیز... پلیز ایسا مت کرنا"!

وہ روتے ہوئے، گھبرا کر مسلسل اسے وہی رکنے کا اشارہ کر رہی تھی، مگر راحیل اسی بے رحمی سے مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

یہ دیکھ کر حماد کی مٹھیاں خود بخود بھینچ گئیں۔ وہ راحیل کے ارادے کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

اس نے ایک نظر ان کارٹنوں پر ڈالی جو اس کے سامنے دیوار بنے کھڑے تھے، اور پھر لمحہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ضائع کیے بغیر، پیچھے ہٹ کر دروازے سے مناسب فاصلہ بنایا۔

اللہ کا نام لیتے ہوئے وہ پوری طاقت سے دروازے کی طرف دوڑا۔ بجلی کی سی تیزی سے ڈبوں کی اوٹ پھلانگتا ہوا، سیدھا راحیل کے بازو پر ایک جاندار کک مارتے ہوئے، اس نے دھپ کی آواز سے زمین پر چھلانگ لگائی۔ ٹکرا اتنی شدید تھی کہ راحیل ایک دم اچھل کر بائیں طرف زمین پر جا گرا۔

حماد نے بے اختیاری میں ایک پل کو اس لڑکی کی طرف دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں حیرت اور پہچان کی ملی جلی جھلک تھی۔

راحیل ہکا بکا رہ گیا تھا۔ اس کی ساری مکاری لمحوں میں اُڑن چھو ہوئی تھی، کیونکہ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ وہ جو اریحہ کی چادر پر ہاتھ ڈالنے ہی والا تھا، اسے خبر بھی نہ ہوئی کہ اگلا لمحہ کیا لے کر آنے والا ہے۔

حماد نے یہ ساری کارروائی بڑی چالاکی اور برق رفتاری سے انجام دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئی تو مغرب ہونے میں چند ہی منٹ باقی تھے۔ اریحہ نے بے اختیار شکر کا سانس خارج کیا۔ آج صرف اس انجان اور فرشتہ صفت شخص کی وجہ سے وہ اتنی جلدی گھر پہنچ پائی تھی۔

اس کی سانسیں اب تک بے ہنگم اور اکھڑی ہوئی تھیں۔

دروازے سے ٹیک لگائے اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ معمول کے خلاف، آج پورا گھر اس وقت سنسان پڑا تھا۔ ورنہ اس وقت تو تائی ہمیشہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی اپنے پسندیدہ ڈرامے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اریحہ نے ایک بار پھر شکر بھرا سانس خارج کیا اور تیز قدموں سے زینوں کی طرف لپکی۔ اس وقت تائی اور منال کہاں تھیں، کہاں نہیں، اس سے اسے کوئی غرض نہ تھی۔ اس کے لیے تو یہ بہتر ہی تھا کہ اس کا سامنا تائی سے نہیں ہوا، ورنہ اس ذہنی کیفیت کے ساتھ وہ ان کے بے تکے سوالوں کا سامنا کیسے کرتی؟

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے فوراً دروازہ اندر سے لاک کیا اور وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے گہرے گہرے سانس لینے لگی لیکن اگلے ہی لمحے بھوری آنکھیں برسنے کو تیار تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے گہری سانسیں، گہری ہچکیوں میں بدل گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ہوتا اگر آج وہ درندہ صفت انسان اس کا چہرہ، اس کی زندگی برباد کر دیتا؟ روتے روتے اچانک اس کی نظر اپنے کندھوں پر پڑی۔ اس نے سرخ آنکھوں سے اس چادر کو دیکھا اور پھر اگلے ہی پل اس کے کناروں کو اور مضبوطی سے تھام لیا۔ اگر وہ پرانی اریحہ ہوتی تو شاید یہ چادر اتار کر دور پھینک دیتی۔ مگر گودام سے لوٹنے والی اریحہ کے اندر آج بہت کچھ بدل چکا تھا۔ یہ چادر آج اسے کسی نعمت سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

جس چادر کو اوڑھنے سے بچنے کے لیے وہ ہمیشہ بہانے تراشتی آئی تھی، آج اسی چادر کو وہ اس طرح جکڑے بیٹھی تھی جیسے یہی اس کی متاعِ جہاں ہو۔ آج وہ واقعی جان گئی تھی کہ یہ چادر ایک لڑکی کے لیے کیا معنی رکھتی ہے۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ بے آواز رو رہی تھی۔ گودام کے سارے مناظر ایک بار پھر نگاہوں کے سامنے گھوم گئے۔

اُس وقت بے شک وہ بظاہر بہت مضبوط بنی ہوئی تھی لیکن اسے یاد تھا کہ جب راحیل نے اس کا چہرہ بگاڑنے کی دھمکی دی تھی تو وہ اتنا نہیں ڈری تھی جتنا اس بات پر کہ وہ اس کی چادر اس سے

www.novelsclubb.com

چھین لے گا۔ اس خیال نے ہی اس کے وجود کو ہلا ڈالا تھا۔

اریحہ نے خوف کے مارے آنکھیں زور سے میچ لیں۔ یہ سب سوچنا ہی کتنا بھیانک تھا۔ کیا ہوتا اگر وہ شخص وقت پر نہ پہنچتا؟ گودام کا منظر ذہن میں دہراتے جانے کب اس کے خیالوں میں وہ شخص آ کھڑا ہوا۔ اریحہ نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ اس کی آنکھوں میں اب حیرت تھی۔

کیسے ہر بار وہی شخص اس کی مدد کو پہنچ جاتا ہے؟ آخر کیسے؟ کیا وہ واقعی کوئی انسان تھا یا فرشتہ؟ وہ اپنی عقل کے مطابق ان سوالوں کے جواب تلاش کرنے لگی۔ اس بات سے بے خبر کہ جانے قسمت ان دونوں کو بار بار کیوں ملوا رہی ہے۔۔!

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کی خاموش فضا میں، دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے وہ اب تک اضطراب کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔ آنکھیں بند، ذہن بوجھل اور دل بھاری... جیسے سوچوں کا ہجوم اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہو۔ بار بار وہی لمحے ذہن میں پلٹ کر آتے، جن سے وہ چاہ کر بھی نہیں نکل

پار ہی تھی۔

وہ کسی نتیجے پر پہنچنے کی حالت میں نہ تھی کہ دفعتاً... دور کہیں مسجد سے گونجتی اذان کی آواز نے اس کے منتشر خیالات کا تسلسل توڑا۔ وہ جو گھٹنوں پر سر رکھے گم صُم سی بیٹھی تھی، چونک کر سیدھی ہوئی۔ دل میں ایک عجیب سا کھنچاؤ محسوس ہوا، جیسے کوئی اسے اپنی طرف بلا رہا ہو۔

وہ بے اختیار اٹھی۔ قدم خود بخود سٹڈی ٹیبل کے ساتھ بنی الماری کی طرف بڑھنے لگے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی انجانی قوت، کوئی روشنی، اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔ الماری کے سب سے اوپر والے ریک میں رکھی وہ روشن کتاب جسے اس نے سالوں سے ہاتھ نہیں لگایا تھا، آج کچھ الگ ہی شان سے جگمگا رہی تھی۔ گویا اس کی کرنیں اس کے دل کے اندھیروں کو چھو کر مٹا دینا چاہتی ہوں۔

اریحہ نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر وہ پاک کتاب اٹھالی۔ لمحے بھر کو یوں لگا جیسے اس کے وجود میں کوئی بجلی سی دوڑ گئی ہو۔ گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے قرآن کھولا... اور دنیا تھم گئی۔

سیاہ سیاہی سے لکھی گئی وہ آیت اس کے سامنے پوری شان سے جگمگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

”فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُفْسِدِينَ“(آلِ عمران:63)

”پس اگر یہ منہ موڑیں تو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔“

الفاظ پر نظر پڑتے ہی آنکھیں پتھر ہوئی تھیں،قدم لڑکھڑائے تھے،اریحہ نے بے اختیار پاس پڑی کرسی کا سہارا لیا تھا۔

الفاظ جیسے بجلی کی طرح اس کے دل پر گرے تھے۔سانس سینے میں اٹک سا گیا تھا۔

یہ پیغام...یہ وارننگ...یہ تنبیہ...سیدھی اس کے دل پر لگی تھی۔

جیسے کسی نے آئینہ اس کے سامنے رکھ دیا ہو جس میں وہ خود کو پوری حقیقت کے ساتھ دیکھ رہی ہو۔

دل میں ایک کانٹا سا چبھا۔کیا وہ بھی اُنہی میں سے تھی جو رُخ موڑ لیتے ہیں؟جو حق جان کر بھی انکار کر دیتے ہیں؟

اسے لگا جیسے یہ آیت اسی کے لیے اتری ہے۔

ان الفاظ نے جیسے اسے اندر تک جھنجھوڑ دیا تھا۔

اریحہ نے گھبراتے ہوئے اپنی لرزتی،کمزور انگلیوں سے ایک بار پھر قرآن کے اوراق پلٹنے

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شروع کیے۔ یہاں تک کہ وہ قرآن کے نصف سے بھی آگے جا پہنچی اور اچانک اس کی نظریں سورۃ النور کی اس آیت پر ٹھہر گئیں۔

وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورًا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾

"اور جس کے لیے اللہ نور نہ بنائے، تو اس کے لیے کوئی نور نہیں ہوتا۔"

ایک اور جھٹکا! اسے لگا جیسے اس کے رب نے اس سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ ششدر رہ گئی، دل کی دھڑکن گویا کانوں میں گونجنے لگی۔

"ک... کیا... م... میرے لیے... کوئی نور نہیں؟" اس نے بے اختیار انگلی سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے کانپتی آواز میں خود سے پوچھا۔ لمحہ بھر کو یوں محسوس ہوا جیسے کائنات کی تمام روشنی بجھ گئی ہو اور وہ تنہا اندھیرے میں کھڑی رہ گئی ہو۔

آنکھیں بے اختیار زارو قطار بہنے لگیں۔ وہ وہیں بے دم سی کرسی پر گر گئی۔

"وہ تو علیم ہے... سب جانتا ہے... وہ دلوں کے بھید جانتا ہے... اس کے اندر کی غفلت، اس کی بے خبری، اس کا بھاگنا... سب جانتا ہے۔ وہ کیسے اس رب سے بھاگ سکتی تھی؟"

اس کے لب کپکپائے، دل خوف سے لرز رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ کے وجود پر کپکپی طاری ہو گئی۔

"ن... نہیں اللہ! پ... پلیز م... مجھے... مجھے نور چاہیے... مجھے اس سے محروم نہیں ہونا۔"

وہ کسی کھوئے ہوئے معصوم بچے کی طرح بلبلائی تھی۔ اللہ کی ایسی وارننگ پر اسے لگا جیسے کسی نے اس کی سانسیں ہی بند کر دی ہوں، آخر وہ تھی تو مسلمان ہی، کوئی مسلمان کتنا بھی بھٹکا ہوا کیوں نہ ہو، وہ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اس کا رب اس سے ناراض ہو کر اس سے منہ پھیر لے؟

اچانک اسے اپنا وہ خواب یاد آیا جو اسے بازار جانے سے پہلے آیا تھا، وہ خواب جس میں ایک بھیڑیا اس کے پیچھے پڑا تھا، اسے نوچنے کو تیار۔ آج وہ منظر صاف کھل گیا تھا کہ وہ درندہ... وہ بھیڑیا... راحیل ہی تھا۔ اور خواب میں وہ گھرے اندھیروں میں ڈوبا گھنا جنگل... وہی تاریکی میں ڈوبا گودام تھا، جہاں آج سب ختم ہو جانے والا تھا۔

یعنی وہ خواب بھی اسے اس کے رب کی طرف سے وارننگ تھی؟!

اریحہ کی آنکھوں سے نہ ختم ہونے والا ریلا بہنے لگا۔ ان آنسوؤں میں پچھتاوا تھا، ندامت تھی، شرمندگی تھی۔ انکار کرنے والی اریحہ، رب کے بار بار بلانے پر بھی منہ موڑنے والی اریحہ...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج ٹوٹ کر گری تھی۔ ہچکیاں بندھ گئیں، سانس ٹوٹنے لگا۔

اذانیں کب ختم ہوئیں، وقت کیسے گزرا، اسے کچھ خبر نہ رہی۔ دفعتاً روتے روتے اس نے سر اٹھا کر کھڑکی سے نظر آتے آسمان کی جانب دیکھا تو آسمان گہرے نیلے رنگ میں ڈھل چکا تھا۔ مغرب کو گزرے کئی منٹ ہو چکے تھے۔ وقت کا احساس ہوتے ہی وہ چونکی۔ اس نے آنسو صاف کیے اور بہت احتیاط سے قرآن سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ لرزتے وجود کے ساتھ اٹھی۔ بکھری حالت کے ساتھ وضو کی نیت سے باتھ روم کی جانب بڑھی۔ اب وہ اس ذات کو اور نہیں ٹال سکتی تھی۔ اسے مفسدین میں شامل نہیں ہونا تھا، اسے نور سے محروم نہیں ہونا تھا۔

ٹھنڈا پانی چہرے سے ٹکرایا تو لگا جیسے دل کی سختی پگھل رہی ہو۔ وضو مکمل کر کے جب وہ واپس آئی تو دل میں ایک عجیب سا سکون اترتا محسوس ہوا۔

اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے جائے نماز نکالی اور کمرے کے کونے میں بچھا کر ڈرتے ڈرتے اس پر کھڑی ہوئی۔ آج کی نماز پہلی بار مختلف لگ رہی تھی۔ دل بوجھل تھا۔ ایک ہی سوال بار بار دل پر دستک دے رہا تھا: "کیا میرا رب مجھے معاف کرے گا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اپنی چادر درست کی اور نیت باندھ لی۔ جیسے ہی نماز شروع کی، آنکھیں پھر سے بہنے لگیں۔ ہر آیت پر دل ٹوٹ رہا تھا۔ قیام، رکوع، سجود، تشہد ہچکیاں رکنے کا نام نہ لے رہی تھیں۔ بمشکل نماز مکمل کی۔ سلام پھیرتے ہی ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔

آج اس کے پاس الفاظ ختم ہو چکے تھے۔ زبان پر ایک بھی حرف نہ آیا، بس دل میں ایک ہی شور برپا تھا...

کہ وہ اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کس طرح کرے؟ اپنے رب کی نافرمانی کے بوجھ سے کیسے نکلے؟ اور کس طرح اس ذات کا شکر ادا کرے جس نے اتنی خطاؤں اور نافرمانیوں کے باوجود آج پھر اسے بچا لیا تھا؟

وہ خاموش رہی... لیکن جانتی تھی کہ وہ رب آنسوؤں کی زبان بھی سمجھتا ہے۔

وہ روتی رہی۔ کبھی ہاتھوں سے چہرہ چھپائے، کبھی جائے نماز پر جھک کر۔ اور پھر آخر کار سجدے میں گر گئی۔ جیسے ہی پیشانی نے جائے نماز کو چھوا، دل پر ٹھنڈک اور سکون اتر گیا۔

اسی لمحے اس نے اپنے رب سے ایک عہد کیا...

پرانی اریحہ رضوان یہیں دفن ہو گئی۔ وہ اریحہ جو اپنے حسن پر نازاں تھی، جس حسن کو دنیا سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھپانے سے ڈرتی تھی... آج ختم ہو گئی۔

آج ایک نئی اریحہ رضوان نے جنم لیا تھا۔

وہ اریحہ جو اپنے رب کے لیے جئے گی۔ جو اپنے حسن، اپنے وقار، اپنی عزت اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرے گی۔

یہ وہ لمحہ تھا... جب اپنے رب سے ساری زندگی بھاگنے والی لڑکی، نور کی آشنائی کے لیے اپنے رب کے قریب ہوئی تھی۔ اتنی قریب کہ اب اسے کسی اور کا سہارا درکار نہ رہا تھا۔

آج کی یہ گھڑی اُس کی زندگی کا وہ موڑ تھی، جہاں سب کچھ بدل گیا تھا، جیسے اندھیروں سے نکل کر ایک روشنی نے ہمیشہ کے لیے اُس کا ہاتھ تھام لیا ہو۔

اور کس قدر قیمتی ہوتے ہیں وہ لوگ جو گمراہیوں سے نکل کر اپنے رب کے راستوں کو چن لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے دس بج رہے تھے۔ ڈنر کے بعد گھر کے سب افراد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے۔ لان میں ہلکی ہوا وقفے وقفے سے چل رہی تھی، مگر اصغر ہاؤس کے اندر موجود جِم خانے کا ماحول یکسر مختلف تھا۔ کشادہ کمرہ، دیواروں پر نصب بڑے بڑے شیشے، ایک طرف جدید مشینوں کی قطار اور دوسری جانب ویٹ ریک میں جگمگاتے ڈمبلز اور بار بیلز... اور کمرے کی مدھم روشنی پورے منظر کو کسی پروفیشنل فٹنس سینٹر کا رنگ دے رہی تھی۔

اسی ماحول میں کمرے کے بیچوں بیچ بچھے میٹس پر، وہ کھڑا تھا۔ جس کے چہرے اور گردن پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں، گویا اس کی محنت کی خاموش گواہی دے رہی ہوں۔ سیاہ بنیان میں اس کے چوڑے شانے اور کسرتی بازو مزید نمایاں ہو رہے تھے۔ سنجیدہ اور مرکوز چہرہ لیے اس نے سامنے لٹکے پنچنگ بیگ پر مکے برسانے شروع کیے۔ ہر ضرب کے ساتھ بازوؤں کی نسیں تن جاتیں اور شانے پوری طاقت سے ابھرتے۔ پسینے کی بوندیں اس کی پیشانی سے بہتی ہوئی گردن کے کناروں تک گر رہی تھیں۔ بظاہر یہ ورزش تھی، مگر دراصل یہ ایک جنگ تھی، اپنے اندر کے طوفان سے لڑنے کی جنگ۔

اندھیرے گودام میں کرسی پر بندھی وہ بھوری آنکھوں والی لڑکی بار بار اس کے ذہن میں ابھر رہی تھی۔ ان آنکھوں میں موجود بے بسی، رحم کی دہائی اور راحیل کی سفاک مسکراہٹ... یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب مناظر جیسے اس کے دل کو کچوکے لگا رہے تھے۔

"کیا ہوتا اگر وہ ایک لمحہ بھی دیر کر دیتا...؟"

"کیا واقعی اب وہ محفوظ ہو گی؟"

"کیا اسے یوں اکیلے جانے دینا درست تھا...؟"

ہر سوال کے ساتھ اس کے ہاتھ اور زور سے بیگ پر پڑتے، جیسے وہ صرف مکے نہیں مار رہا بلکہ اپنے اضطراب کو دبانے کی کوشش کر رہا ہو۔ آنکھوں کی تیزی اور بھنچے ہوئے جبڑوں میں اس کے غصے اور بے چینی کا عکس صاف جھلک رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اپنے تاثرات پر قابو نہیں پا رہا تھا حالانکہ وہ ایک مضبوط اعصاب کا انسان تھا۔ وہ لڑکی اس کے لیے محض ایک اجنبی تھی۔ وہ اپنے ردِ عمل کی شدت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی لمحے حامد جو جیبوں میں ہاتھ ڈالے سیٹی کی دھن بجاتا ہوا کوریڈور سے گزر رہا تھا کی نظر اچانک جم کے شیشے کے پار پڑی تو یکدم اس کے پیروں کو بریک لگی۔

"اوہ مائے مائے... ی.. یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟" اس نے دو بار پلکیں جھپکائیں، پھر آنکھیں مل کر دوبارہ دیکھا۔ جیسے واقعی یقین نہ آیا ہو۔

”بھائی اور غصہ ؟!ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟“وہ حیرت سے زیرِ لب بڑبڑایا۔

سامنے حماد کا چہرہ ایسا تھا جیسے وہ ورزش نہیں بلکہ کسی دشمن سے دو دو ہاتھ کر رہا ہو۔زندگی میں پہلی بار اس کی آنکھوں میں تیزی اور جبڑوں کی جکڑن دیکھ کر حامد حیرانی اور پریشانی میں میں مبتلا ہوا تھا۔اُس کا ہمیشہ سنجیدہ اور متین بھائی آج کسی اور ہی کیفیت میں نظر آرہا تھا۔

اس نے بے اختیار قدم جم کی طرف بڑھائے لیکن پھر اچانک کسی سوچ کے تحت رک گیا۔

" نہیں نہیں!اگر میرا ہر وقت کُول رہنے والا بھائی آج غصے میں ہے تو ضرور یہ کوئی عام غصہ نہیں ہے، کہیں بھائی غصے میں میرا قتل ہی نہ کر ڈالیں۔"اس نے تھوک نگلتے ہوئے سوچا اور کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"چل حامد بیٹا، نکل لے یہاں سے، ابھی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا مطلب موت کو گلے لگانا ہے۔"

وہ دانتوں تلے زبان دباتا ہوا الٹے قدموں واپس لوٹا تھا۔

پہلے تو وہ حماد سے پوچھنے والا تھا کہ آخر ہوا کیا ہے۔لیکن پھر وہ رک گیا یہ سوچتے ہوئے کہ اگر حماد جیسے انسان کو غصہ آیا تھا تو وجہ یقیناً عام نہیں ہوگی۔اور وہ نہیں جانتا تھا کہ حماد کس قسم کا ری ایکشن دے گا(کیونکہ حامد کو اس کے غصے کا تجربہ کرنے کی کبھی نوبت ہی نہیں آئی تھی)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس لیے اس نے واپس جانا ہی مناسب سمجھا۔

اس کے جانے کے بعد حماد نے اپنے ہاتھ روکے اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے پاس پڑی پانی کی بوتل اٹھا کر منہ کو لگائی۔ پھر اس نے تین لمبے اور گہرے گہرے سانس لیے۔

"شاید اسے اب بھی راحیل پر غصہ تھا۔ اس لیے وہ اتنا جذباتی ہو رہا ہے۔ ہاں یہی وجہ ہو گی۔" اس نے یہ سوچتے ہوئے خود کو پُرسکون کرنا چاہا اور ٹاول سے اپنی پیشانی پونچھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ارادہ اب شاور لے کر سونے کا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سوچ کے سلسلے کو زیادہ آگے بڑھایا تو خود ہی بے سکون ہو جائے گا اس لیے اس نے فوراً خود کو یہیں روک لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ پُرسکون سی اپنے بستر پر بیٹھی تھی۔ کمرے کی خاموش فضا میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ مغرب کی نماز کے کافی دیر بعد جب اسے یہ احساس ہوا کہ وہ گھر آنے کے بعد اب تک مسلسل کمرے میں بند ہے تو بے اختیار ساجدہ تائی کا خیال آیا۔ وہ فوراً اٹھ کر باہر بھاگی کہ کہیں بازار سے واپس آنے کی اطلاع نہ دینے پر تائی اسے

کسی کام کی کوئی سزا ہی نہ سنا دیں۔ لیکن کمرے سے باہر نکلتے ہی اسے احساس ہوا کہ وہ تو گھر پر اکیلی ہے، لاؤنج سے لے کر کچن تک ہر جگہ سناٹا تھا۔

اریحہ نے بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا اور چھت کی طرف چہرہ اٹھا کر شکر گزار نظروں سے دیکھا، گویا دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا ہو کہ اس نے اسے اس صورتحال سے بھی بچا لیا۔ نجانے تائی اور باقی سب کہاں تھے، لیکن خیر... اسے واقعی اس وقت سکون کی ضرورت تھی۔

پہلے اس کی ذہنی کیفیت درست نہیں تھی، لیکن آج مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے جو کیفیت اس پر طاری ہوئی تھی، اس نے گویا اسے ساری زندگی کا سکون دے دیا تھا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔ دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک مضبوط اعصاب کی لڑکی تھی؛ جتنی حساس تھی، اتنی ہی مضبوط بھی۔ نہیں، بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اس کے رب نے اسے سنبھال لیا تھا۔

فریش ہونے کے بعد عشاء کی نماز ادا کر کے اس نے کچن کا رُخ کیا، اپنے لیے ہلکا پھلکا سا کچھ بنا کر کھایا اور کھانے کے بعد چائے کا کپ لیے کمرے میں آ گئی۔ تائی تو کب کا ملازمہ کو فارغ کر چکی تھیں لیکن اریحہ بھی کوئی گئی گزری نہیں تھی، اسے آسان آسان ڈشز بنانا آتی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے ماما بابا کے جانے کے بعد یہ اس کی پہلی رات تھی جب وہ اتنی پُر سکون تھی۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ اسے جلدی سونے کی عادت نہیں تھی، اس لیے اب وہ یونہی سر گھٹنوں پر رکھے بیٹھی چہرے پر اداس مسکراہٹ لیے اپنے ماضی کے دن یاد کر رہی تھی۔ وہ دن... جب وہ اپنے ماما بابا کے ساتھ ہنسی خوشی اس گھر میں رہا کرتی تھی۔ اس کے قہقہے گھر کے در و دیوار میں گونجا کرتے تھے۔ مگر اب! کچھ ہی عرصے میں اس کی زندگی نے کیا سے کیا روپ اختیار کر لیا تھا۔ یہ سوچ کر اس کی آنکھیں جھلملا گئیں لیکن اگلے ہی پل وہ سیدھی ہوئی اور خود کو مزید رونے سے روکا۔

آج وہ بہت رو چکی تھی، بس اب اور نہیں! جب اسے زندگی کی سب سے بڑی نعمت، ہدایت مل گئی تھی تو رونا بنتا ہی نہیں تھا۔ جنہیں ہدایت کی دولت مل جائے، وہ تو روتے ہوئے بھی مسکرا دیا کرتے ہیں۔ اسے اس کا رب مل گیا تھا اور شاید یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا۔ یہ سوچتے ہوئے وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی اور اپنے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔

تکیے سے ٹیک لگائے، اچانک کسی خیال کے تحت اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اگلے ہی پل موبائل کی سکرین روشن ہوئی تھی۔ یادوں کے پردے پر کچھ لہرایا تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے یوٹیوب کھولی۔ سرچ ہسٹری میں نظر ایک ویڈیو پر آ کر رک گئی، وہی دو دن پہلے دیکھی گئی ویڈیو... اُس وقت اس نے یہ ویڈیو سر سری سی دیکھی تھی یا شاید جان بوجھ کر نظر انداز کر دی تھی۔ لیکن آج دل کے کسی کونے نے اصرار کیا کہ اسے دوبارہ دیکھے۔

اس نے ویڈیو پلے کی۔ سامنے ایک انڈین اداکارہ کی ویڈیو چل رہی تھی۔ اریحہ نے غور سے سنا۔ وہ کسی انٹرویو میں کہہ رہی تھی۔

"میں اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہوں، لیکن یہ بتاؤ کہ لڑکی ہی پردہ کیوں کرے؟ تم مرد خود اپنی آنکھوں پر پردہ کیوں نہیں ڈال لیتے؟" کہتے ساتھ ہی اس کے ساتھ کھڑی دوسری غیر مسلم اداکارہ تالی اور سیٹی بجا کر اسے سراہنے لگی۔

اریحہ کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری۔ ابھی دو دن پہلے وہ بھی تو یہی سوچتی تھی، لیکن صرف دو دن میں اس کی سوچ بالکل بدل گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے ویڈیو کا کٹ بدلا اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کا پرسکون مگر مدلل لہجہ گونجنے لگا۔ پورا ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا، جہاں یقیناً مختلف مذاہب کے لوگ بیٹھے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک ایک بڑے اور وسیع اسٹیج پر مائیک کے سامنے کھڑے کوئی مثال بیان کر رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فرض کریں! اگر دِلی کی سڑک پر دو جڑواں بہنیں، جو بہت خوبصورت بھی ہیں، ایک ساتھ جا رہی ہیں۔ ایک بہن نے پورا اسلامی لباس پہنا ہوا ہے، یعنی خود کو مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے اور دوسری بہن نے مغربی لباس پہنا ہوا ہے، منی اسکرٹ یا شارٹس، جو زیادہ دکھا رہا ہے اور کم چھپا رہا ہے۔ اور اسی سڑک کے کنارے ایک لفنگا کھڑا ہے لڑکی کو چھیڑنے کے لیے... میرا سوال ہے کہ وہ لفنگا کس بہن کو چھیڑے گا؟"

اس ایک سوال نے کمرے کی خاموش فضا کو جیسے ہلا دیا۔ اریحہ کا دل زور سے دھڑکا۔ موبائل کی روشنی میں اس کے چہرے پر سوچوں کی پرچھائیاں جھلکنے لگیں۔

"جس نے مغربی لباس پہنا ہوا ہے۔" پورے ہال میں لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کی بات آگے بڑھ رہی تھی۔ "قرآن صحیح کہتا ہے کہ حجاب خواتین کو محفوظ رکھتا ہے اور عزت برقرار رکھتا ہے۔"

اریحہ کی ساکت نظریں اسکرین پر جیسے جم گئی تھیں۔ یہ بات تو وہ آج عملاً محسوس کر چکی تھی۔ اسے احساس ہی نہ ہوا کب اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔ اسکرین پر چلتے الفاظ دل میں اترنے لگے۔ گویا ہر جملے، ہر دلیل نے اس کی سوچوں کے بکھرے دھاگے سمیٹ دیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچانک اسے محسوس ہوا کہ وہ آنکھیں جو کبھی خود کو آزاد سمجھتی تھیں... آج جھکنے کی لذت مانگ رہی ہیں۔ وہ دل جو کبھی سوال اٹھاتا تھا... آج جواب پا چکا تھا۔

"یا اللہ! واقعی آپ کے دین کے ہر حکم کے پیچھے حکمت ہے۔ میں آنکھیں اور عقل رکھنے کے باوجود دیکھ اور سمجھ نہ سکی۔ مجھے معاف کر دیجیے اللہ، مجھے معاف کر دیں۔" موبائل بند کرتے ہی اس کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا تھا اور کہتے ساتھ ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی۔ مگر اب کی بار کا رونا غم اور پچھتاوے کا نہیں بلکہ شکر گزاری کا رونا تھا۔

"اللہ! میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ اب کبھی... کبھی بھی آپ کے حکموں سے منہ نہیں موڑوں گی۔ کبھی بھی نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ یوں ہی بیٹھے بیٹھے، پیچھے پڑے تکیے پر سر رکھ گئی اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔ کمرے کی خاموشی پھر سے گہری ہوئی تھی۔ مگر اس بار وہ خاموشی سکون دے رہی تھی۔ جیسے دل پر کسی نے روشنی کا ہاتھ رکھ دیا ہو۔

ایک طرف یہ تھی جو اندھیروں سے نکل کر روشنیوں کی طرف آئی تھی اور دوسری طرف وہ تھا جس نے اندھیرا کبھی چنا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

روشنیوں کا مستقل مسافر وہ لڑکا اور اندھیروں سے نکل کر روشنیوں تک پہنچنے والی یہ لڑکی...

کیا ایک دوسرے کے ساتھ کے حقدار تھے؟

☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com